6 جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شیعہ کتاب سے دلیل نمبر۔۲

امام جعفر صادق رحمہ اللہ کا فرمان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے دس دس ادا کیا۔

شیعہ کی بنیادی اور اصول اربعہ کی پہلی کتاب (اصول کافی) سے دوسری حدیث

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت
کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ:
مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

RADDE RAFIZIYAT

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے۔ یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ ، عَنْ جَابِرٍ ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ : لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله وسلم صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ فَوْجاً فَوْجاً ، قَالَ : وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام : سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ : إِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللهِ لِي : «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» . احزاب، ۳۳/۵۶

۳۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے در آنحالیکہ حضور صحیح و سالم تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکتہ الخ

۳۹ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ : قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام : مَا مَعْنَى السَّلَامِ عَلَى رَسُولِ اللهِ ؟ فَقَالَ : إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصِيَّهُ وَابْنَتَهُ وَابْنَيْهِ وَجَمِيعَ الْأَئِمَّةِ وَخَلَقَ شِيعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيُصَابِرُوا وَيُرَابِطُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْآمِنَ وَأَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظْهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَالْأَرْضَ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللهُ مِنَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمُ مَا فِيهَا لَهُمْ لَا شِيَةَ فِيهَا ـ قَالَ : لَا خُصُومَةَ فِيهَا ـ لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وسلم عَلَى جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ وَشِيعَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذٰلِكَ ، وَإِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذْكِرَةُ نَفْسِ الْمِيثَاقِ وَتَجْدِيدٌ لَهُ عَلَى اللهِ ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَعَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ .

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا۔ السلام علیٰ رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹوں اور تمام آئمہ اور ان کے شیعوں کو

وضاحت: شیعہ اپنے اماموں کے قول کو بھی حدیث کہتے ہیں

جنازہ رسول اللہ ﷺ

شیعوں کی بہت ہی معتبر تفسیر، تفسیر الصافی کا عکس جس میں واضح لکھا ہوا ہے کہ نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ تمام مہاجرین وانصار نے فوج در فوج ادا کی۔

تفسیر الصافی جلد ۴ صفحہ ۹۰

إِنَّ اللّٰهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ کی تفسیر میں

و القمّي قال صلوات الله عليه تزكية له و ثناء عليه و صلاة الملائكة مدحهم له و صلاة الناس دعاؤهم له و التصديق و الإقرار بفضله و قوله وَ سَلِّمُوا تَسْلِيماً يعني سلّموا له بالولاية و بما جاء به.

و في المحاسن عن الصادق عليه السلام انه سئل عن هذه الآية فقال أثنوا عليه و سلّموا له.

و في العيون عن الرضا عليه السلام في مجلسه مع المأمون قال و قد علم المعاندون منهم انّه لمّا نزلت هذه الآية قيل يا رسول

و في الكافي عنه عليه السلام قال لمّا قبض النبيّ صلّى اللّه عليه و آله صلّت عليه الملائكة و المهاجرون و الأنصار فوجاً فوجاً

اصلًا و عليه اجماع الأمّة فهل عندك في الآل شيء أوضح من هذا في القرآن قال نعم اخبروني عن قول اللّه تعالى يس وَ الْقُرْآنِ الْحَكِيمِ إِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ عَلى صِراطٍ مُسْتَقِيمٍ فمن عنى بقوله يس قالت العلماء يس محمّد (ص) لم يشكّ فيه احد قال عليه السلام فانّ اللّه اعطى محمداً و آل محمّد من ذلك فضلًا لا يبلغ احدكم وصفه الا من عقله و ذلك انّ اللّه لم يسلّم على احد الّا على الأنبياء فقال تبارك و تعالى سَلامٌ عَلى نُوحٍ فِي الْعالَمِينَ و قال سَلامٌ عَلى إِبْراهِيمَ و قال سَلامٌ عَلى مُوسى وَ هارُونَ و لم يقل سلام على ال نوح و لم يقل سلام على آل ابراهيم و لم يقل سلام على آل موسى و هرون و قال سَلامٌ عَلى إِلْياسِينَ يعني آل محمد صلوات اللّه عليهم فقال قد علمت انّ في معدن النبوّة شرح هذا و بيانه.

و عنه عليه السلام فيما كتب في شرايع الدين و الصلاة على النبيّ صلّى اللّه عليه و آله واجبة في كلّ موطن و عند العطاس و الرياح و غير ذلك و في الخصال مثله عن الصادق عليه السلام.

و في الكافي و الفقيه عن الباقر عليه السلام و صلّ على النبيّ كلّما ذكرته او ذكره ذاكر عندك في اذان و غيره.

و في الكافي عنه عليه السلام قال لمّا قبض النبيّ صلّى اللّه عليه و آله صلّت عليه الملائكة و المهاجرون و الأنصار فوجاً فوجاً

قال:

و قال امير المؤمنين عليه السلام سمعت رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله يقول في صحّته و سلامته انّما انزلت هذه الآية في الصلاة عليّ بعد قبض اللّه لي إِنَّ اللّهَ وَ مَلائِكَتَهُ يُصَلُّونَ الآية و فيه مرفوعاً قال انّ موسى ناجاه اللّه تعالى فقال له في مناجاته و قد ذكر محمداً فصلّ عليه يا ابن عمران فانّي اصلّي عليه و ملائكتي.

و في الاحتجاج عن امير المؤمنين عليه السلام لهذه الآية ظاهر و باطن فالظاهر قوله صَلُّوا عَلَيْهِ و الباطن قوله سَلِّمُوا تَسْلِيماً اي سلّموا لمن وصّاه و استخلفه عليكم فضله و ما عهد به اليه تسليماً قال و هذا ممّا أخبرتك انّه لا يعلم تأويله الّا من لطف حسّه و صفاء ذهنه و صحّ تمييزه.

إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّهَ وَ رَسُولَهُ يرتكبون ما يكرهانه من الكفر و المخالفة لَعَنَهُمُ اللّهُ ابعدهم من رحمته فِي الدُّنْيا وَ الْآخِرَةِ وَ أَعَدَّ لَهُمْ عَذاباً مُهِيناً يهينهم مع الإيلام القمّي قال نزلت في من غصب امير المؤمنين عليه السلام حقّه و أخذ حقّ فاطمة عليها السلام و آذاها و قد قال رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله من آذاها في حياتي كمن آذاها بعد موتي و من آذاها بعد موتي كمن آذاها في حياتي و من آذاها فقد آذاني و من آذاني فقد آذى اللّه و هو قول اللّه عزّ و جلّ إِنَّ الَّذِينَ يُؤْذُونَ اللّهَ وَ رَسُولَهُ و في المجمع عن علي عليه السلام انّه قال و هو آخذ بشعره حدّثني رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله و هو آخذ بشعره فقال من آذى شعرة منك فقد آذاني و من آذاني فقد آذى اللّه و من آذى اللّه فعليه لعنة اللّه.

و في التهذيب عن الصادق عليه السلام قال اخّر رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله ليلة من اللّيالي العشاء الآخرة ما شاء اللّه فجاء عمر فدقّ الباب فقال يا رسول اللّه نام النساء نام الصبيان فخرج رسول اللّه صلّى اللّه عليه و آله فقال ليس لكم ان تؤذوني و لا تأمروني انّما عليكم ان تسمعوا و تطيعوا.

وَ الَّذِينَ يُؤْذُونَ الْمُؤْمِنِينَ وَ الْمُؤْمِناتِ بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوا بغير جناية استحقّوا بها فَقَدِ احْتَمَلُوا بُهْتاناً وَ إِثْماً مُبِيناً ظاهراً.

يعني عليّاً و ... عليهما السلام و هي جارية في الناس كلّهم.

تفسير الصافي

الجزء الرابع

ملامحسن فيض كاشاني

به كوشش: زهرا خالوئى

RADDE RAFIZIYAT

8

جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

امام باقر علیہ السلام کا فرمان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم نے فوج در فوج ادا کیا۔

شیعہ کی معتبر کتاب ملا باقر مجلسی کی جلاء العیون

ہے میں وہاں دفن ہونگا۔ جہاں میری روح قبض کی جائے۔ اس وقت اس وجہ سے یہ لوگ اپنا کام نکال چکے تھے۔ اس امر میں ہارج اور مانع نہ ہوئے اور کہا۔ جو بہتر جانو وہ کرو جناب امیرؑ دروازے کے آگے کھڑے ہوئے۔ اور حضرت کی نماز پڑھی۔ اور اس کے بعد اصحاب کو اجازت دی۔ دس دس نفر داخل ہوتے اور گرد جنازہ کے کھڑے ہوتے تھے اور جناب امیرؑ ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر یہ ایت پڑھتے تھے۔ ان اللہ وملائکتہٗ یصلون علی النبی یا ایھا الذین امنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیما ؕ اور یہ لوگ بھی یہی ایت پڑھتے تھے اور درود حضرت پر بھیجتے اور باہر جاتے تھے یہاں تک کہ جمیع اہل مدینہ و اطراف مدینہ نے درود بھیجا اور طبرسیؒ نے امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دس دس آدمی جاتے اور بغیر امام نماز پڑھتے تھے بروز شنبہ اور شب سہ شنبہ سے صبح تک اور صبح سہ شنبہ سے شام تک یہاں تک کہ جمیع خرد و بزرگ و مرد و زن مدینہ و اطراف مدینہ سب نے اسی طرح حضرت پر نماز پڑھی۔ اور کلینیؒ نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب حضرت رسولؐ نے انتقال کیا۔ جمیع ملائکہ۔ مہاجرین و انصار فوج فوج آئے اور نماز پڑھنے لگے۔ اب جناب امیرؑ نے فرمایا حضرت رسولؐ نے حالت صحت میں فرمایا۔ کہ آئیہ مذکورہ مجھ پر نماز پڑھنے کے بارہ میں بعد میری رحلت کے نازل ہوا۔ اور طبرسیؒ نے بسند معتبر آنحضرتؐ روایت کی ہے کہ جب جناب امیرؑ نے حضرت کو غسل دیا۔ ایک کپڑا حضرت کے منہ کے اوپر ڈال دیا۔ اور گھر میں لٹا دیا۔ جو گروہ آتا تھا۔ حضرت کے گرد کھڑا ہو کر درود بھیجتا تھا۔ اور نماز پڑھتا تھا۔ اور پھر باہر چلا جاتا تھا۔ اس کے بعد دوسرا گروہ آتا تھا۔ جب سب نماز سے فارغ ہوئے۔ جناب امیرؑ داخل قبر آنحضرتؐ ہوئے اور فضل بن عباس کو بھی قبر میں لے گئے۔ جب جناب امیرؑ نے حضرت کو ہاتھوں میں لیا۔ کہ قبر میں اُتاریں۔ ناگاہ ایک مرد انصاری نے گروہ بنی خیلا سے جس کا نام اوس بن خولی تھا۔ اس نے گھر کے باہر سے دیکھ کر کہا۔ میں تم کو قسم دیتا ہوں ہمارے حق کو قطع اور ہماری خدمت کو فراموش نہ کرو۔ اور ہم کو بھی اس شرف سے بہرہ اندوز کرو۔ یہ سنکر جناب امیرؑ نے اسکو بلایا۔ اور داخل قبر کیا۔ اور وہ شخص جنگ بدر میں حاضر ہوا تھا۔ راوی نے پوچھا۔ جنازہ حضرت کا کس جگہ رکھا تھا۔ جناب امیرؑ نے فرمایا۔ قبر کے پائنتی رکھا تھا۔ اور وہاں سے داخل قبر کیا۔ کتاب احتجاج اور کتاب سلیم بن قیس ہلالی میں سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ جب جناب امیرؑ غسل و کفن حضرت سے فارغ ہوئے مجھے اور ابوذر۔ مقداد۔ اور فاطمہؑ و حسنینؑ کو گھر میں لے گئے اور آپ آگے کھڑے ہوئے اور ہم نے پیچھے صف باندھی اور حضرت پر نماز پڑھی۔ عائشہ وہاں موجود تھی۔ مگر ہمارے نماز پڑھنے سے مطلع نہ ہوئی۔ اس وجہ سے کہ جبرئیلؑ اس کی آنکھیں ڈھانپتے

جلاء العیون

جلد اوّل

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملا محمد باقر مجلسیؒ بن علامہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علامہ سید عبد الحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر 260756, 269598

امام باقر رحمۃ اللہ کے اس فرمان کے بعد شیعہ ذاکر اپنی قوم کو منہ دکھانے کے قابل نہیں رہیں گے

RADDE RAFIZIYAT

7 جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

شیعہ کتاب سے دلیل نمبر۔3

امام باقر علیہ السلام کا فرمان کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ تمام مہاجرین وانصار نے ادا کیا۔

شیعہ کی بنیادی اور اصول اربعہ کی پہلی کتاب (اصول کافی) سے تیسری حدیث

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نمازِ جنازہ کی امامت کرے، یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اسی جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو، پھر آپؑ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نمازِ جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نمازِ جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

٣٨ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيىٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَالْمُهَاجِرُونَ وَالْأَنْصَارُ فَوْجاً فَوْجاً، قَالَ: وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ: إِنَّمَا نَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللهِ لِي: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» . ۵۶/۳۳، احزاب

۳۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا۔ میں نے آنحضرت سے سنا ہے درآنحالیکہ حضور صحیح وسالم تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ وملائکتہ الخ

٣٩ ـ بَعْضُ أَصْحَابِنَا رَفَعَهُ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ، عَنْ دَاوُدَ بْنِ كَثِيرٍ الرَّقِّيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: مَا مَعْنَى السَّلَامِ عَلَىٰ رَسُولِ اللهِ؟ فَقَالَ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ لَمَّا خَلَقَ نَبِيَّهُ وَوَصِيَّهُ وَابْنَتَهُ وَابْنَيْهِ وَجَمِيعَ الْأَئِمَّةِ وَخَلَقَ شِيعَتَهُمْ أَخَذَ عَلَيْهِمُ الْمِيثَاقَ وَأَنْ يَصْبِرُوا وَيُصَابِرُوا وَيُرَابِطُوا وَأَنْ يَتَّقُوا اللهَ وَوَعَدَهُمْ أَنْ يُسَلِّمَ لَهُمُ الْأَرْضَ الْمُبَارَكَةَ وَالْحَرَمَ الْآمِنَ وَأَنْ يُنَزِّلَ لَهُمُ الْبَيْتَ الْمَعْمُورَ وَيُظْهِرَ لَهُمُ السَّقْفَ الْمَرْفُوعَ وَيُرِيحَهُمْ مِنْ عَدُوِّهِمْ وَالْأَرْضَ الَّتِي يُبَدِّلُهَا اللهُ مِنَ السَّلَامِ وَيُسَلِّمُ مَا فِيهَا لَهُمْ لَاشِيَةَ فِيهَا. قَالَ: لَا خُصُومَةَ فِيهَا لِعَدُوِّهِمْ وَأَنْ يَكُونَ لَهُمْ فِيهَا مَا يُحِبُّونَ وَأَخَذَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله عَلَىٰ جَمِيعِ الْأَئِمَّةِ وَشِيعَتِهِمُ الْمِيثَاقَ بِذٰلِكَ، وَإِنَّمَا السَّلَامُ عَلَيْهِ تَذْكِرَةُ نَفْسِ الْمِيثَاقِ وَتَجْدِيدُهُ لَهُ عَلَى اللهِ، لَعَلَّهُ أَنْ يُعَجِّلَهُ جَلَّ وَعَزَّ وَيُعَجِّلَ السَّلَامَ لَكُمْ بِجَمِيعِ مَا فِيهِ.

۳۹۔ راوی کہتا ہے میں نے حضرت ابو عبد اللہ علیہ السلام سے پوچھا، السلام علیٰ رسول اللہ کے کیا معنی ہیں فرمایا اللہ تعالیٰ نے جب اپنے نبی اور ان کے وصی اور ان کی بیٹی اور دونوں بیٹوں اور تمام آئمہ اور ان کے شیعوں کو

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت — کتاب الایمان والکفر

ترجمہ **اصول کافی** جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ:

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲۔ کراچی

RADDE RAFIZIYAT

اصول کافی سے شیعہ امام معصوم محمد باقرؒ کی یہ حدیث رافضیوں کے منہ پر زور دار تھپڑ ہے جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ صحابہؓ نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی جنازہ نماز نہیں پڑھی۔

رسول اللہ ﷺ بوقت وفات حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی گود میں سر رکھے ہوئے دار فانی سے کُوچ کرگئے۔

استقلال ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بھی سلام ہو۔ کہ اس غم واندوہ کے عالَم میں صبر کا پیکر بنے رہے۔

تاریخ ابن خلدون صفحہ نمبر 169،70

وفات ۱۱ھ: ابوبکرؓ یہ کہہ کر اپنے اہل کے پاس سخ چلے گئے اور آنحضرت ﷺ اپنے مکان پر تشریف لائے اور حضرت عائشہؓ کی گود میں سر رکھ کر لیٹ گئے۔ اس اثناء میں عبدالرحمٰن بن ابی بکر ایک تر مسواک ہاتھ میں لئے ہوئے حاضر خدمت ہوئے۔ آپ ﷺ نے اس کی طرف غور سے دیکھا۔ حضرت عائشہ صدیق رضی اللہ عنہا سمجھ گئیں کہ آپ مسواک چاہتے ہیں۔ پس جنابہ موصوفہ نے اپنے بھائی کے ہاتھ سے مسواک لے کر اپنے دانتوں سے خوب چبا کر کچلا جب وہ نرم ہوگئی تو آنحضرت ﷺ کو دی آپ نے وہ مسواک لے کر کی۔ پھر اس کو چھوڑ کر اپنے سر مبارک کو عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے سینہ پر رکھ کر پاؤں پھیلا دیئے۔ رہ رہ کر آپ کا چہرہ متغیر ہوتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ دوپہر کے قریب اس دار فانی سے آپ ﷺ نے انتقال فرمایا۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ آنحضرت ﷺ کا انتقال میرے سینہ وحلق کے درمیان میں ہوا ہے۔ پیر کے دن دوپہر کے وقت جب کہ گیارہ راتیں ربیع الاول کی گزر چکی تھیں اور اگلے دن منگل کو بعد دوپہر مدفون ہوئے۔

حضرت عمرؓ کی وارفتگی: آنحضرت ﷺ کا وصال ہوتے ہی صحابہ رضی اللہ عنہم میں ایک عظیم پریشانی پھیل گئی۔ جو شخص اس واقعہ کو سنتا تھا حیران وششدر رہ جاتا تھا نہ تو ان کے ہوش وحواس باقی تھے جو اس وقت حجرہ شریفہ اور مسجد اقدس میں موجود تھے اور نہ وہ حیرت و پریشانی سے بری تھے جو یہ خبر سن کر جوق در جوق چلے آ رہے تھے۔ ابوبکرؓ اس وقت اپنے اہل کے پاس سخ گئے ہوئے تھے۔ حضرت عمرؓ بن الخطاب اور اکثر جلیل القدر صحابہ رضی اللہ عنہم موجود تھے' حضرت عمرؓ بن الخطاب اس حادثہ ناگہانی سے متحیر سے ہوگئے۔ کچھ ہوش وحواس نہ رہے تلوار کھینچ کر کھڑے ہوگئے اور بلند آواز سے کہنے لگے ((ان رجالا من المنافقین زعموا ان رسول اللہ ﷺ مات و انہ لم یمت و انہ ذھب الی ربہ کما ذھب موسی و لیرجعن فیقطعن ایدی رجال و ارجلھم)) ''کچھ منافقوں کا خیال ہے کہ اللہ کے رسول فوت ہوگئے حالانکہ آپ فوت نہیں ہوئے بلکہ موسٰیؑ کی طرح اپنے رب کے پاس تشریف لے گئے ہیں اور واپس آ کر ان لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹیں گے''۔ عمرؓ جوش وغضب میں یہ کہے جا رہے تھے لیکن کسی کی مجال نہ تھی کہ کوئی شخص ان سے یہ کہتا تھا کہ تم تلوار نیام میں کرلو۔ آنحضرت ﷺ کا وصال ہوگیا۔

حضرت ابوبکر کا استقلال: اس عرصہ میں یہ واقعہ جاں گداز سن کر حضرت ابوبکرؓ آ پہنچے اور سیدھے حجرۂ مبارک میں عائشہؓ کی گود سے سر مبارک لے کر بغور دیکھا۔ کہا میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہوں بے شک آپ نے موت کا ذائقہ چکھا جس کو اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے لکھا تھا اور اب ہرگز اس کے بعد آپ کو موت نہ آئے گی۔ ﴿انا للہ و انا

محکم دلائل سے مزین متنوع ومنفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

الیہ راجعون﴾ کہتے ہوئے باہر آئے حضرت عمرؓ بن الخطاب لوگوں سے وہی باتیں کہہ رہے تھے کہ حضرت ابوبکرؓ نے حضرت عمرؓ سے کہا چپ رہو۔ حضرت عمرؓ نے کچھ بھی خیال نہ کیا۔ حضرت ابوبکرؓ نے دوبارہ کہنا نامناسب سمجھ کر علیحدہ کھڑے ہو کر لوگوں سے مخاطب ہوئے جس قدر آدمی عمرؓ کے پاس جمع تھے وہ سب حضرت عمرؓ کو تنہا چھوڑ کر حضرت ابوبکرؓ کے پاس چلے آئے۔

رسول اللہ ﷺ کا جنازہ کس نے پڑھا؟

اصول کافی کی یہ حدیث شیعہ روافض کے منہ پر تھپڑ ہے جو صحابہ رضی اللہ عنہم پر اعتراض کرتے ہیں کہ انہوں نے تو رسول اللہ ﷺ کا جنازہ تک نہیں پڑھا تھا۔ یہ روایت پڑھ کر شائد شیعہ روافض کو سمجھ آ جائے گی کہ رسول اللہ ﷺ کا جنازہ کس نے پڑھا تھا۔

فرمایا امام جعفر صادق علیہ السلام نے عباس نے امیر المومنین سے کہا لوگ اس خیال سے جمع ہوئے ہیں کہ رسول اللہ کو جنت البقیع میں دفن کریں اور ان میں سے کوئی نماز جنازہ کی امامت کرے یہ سن کر امیر المومنین باہر آئے اور فرمایا لوگو! رسول اللہ جیسے زندگی میں خلق کے امام تھے مرنے کے بعد بھی ہیں انھوں نے وصیت کی ہے کہ مجھے اس جگہ دفن کیا جائے جہاں میری روح قبض ہو۔ پھر آپ دروازہ پر کھڑے ہوئے اور نماز جنازہ پڑھی اور لوگوں سے کہا کہ وہ دس دس آئیں اور نماز جنازہ پڑھ کر باہر نکل جائیں۔

۳۸ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَىٰ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ تَمِيمِ بْنِ شُعَيْبٍ، عَنْ عَمْرِو بْنِ بِشْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: لَمَّا قُبِضَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ وَ الْمُهَاجِرُونَ وَ الْأَنْصَارُ فَوْجاً فَوْجاً، قَالَ: وَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله يَقُولُ فِي صِحَّتِهِ وَسَلَامَتِهِ: إِنَّمَا أُنْزِلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ عَلَيَّ فِي الصَّلَاةِ عَلَيَّ بَعْدَ قَبْضِ اللهِ لِي: إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً. ۵۶-۳۳/احزاب

۳۸۔ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا۔ جب رسول خدا کی روح قبض ہوئی تو ملائکہ، مہاجرین اور انصار نے جوق در جوق آنحضرت پر نماز پڑھی امیر المومنین نے فرمایا میں نے آنحضرت سے سنا ہے وہ فرماتے تھے کہ یہ آیت قبض روح کے بعد میری نماز کے متعلق نازل ہوئی ہے ان اللہ و ملائکتہ الخ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کتاب مستطاب الشافی

کتاب العقل ... کتاب الحجت و ...

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

...

ناشر: شیمہ پبلیکیشنز ٹرسٹ ... ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

جنازہ رسول اللہ ﷺ

4

حضرت ابو بکر صدیقؓ، حضرت عمر فاروقؓ اور حضرت عثمان غنیؓ نے حضور ﷺ کا جنازہ پڑھا۔

سیرۃ حلبیہ میں بھی واضح لکھا ہوا ہے کہ تمام صحابہ مہاجرین وانصار اور خصوصاً اصحاب ثلاثہؓ نے حضور ﷺ نے نبی کریم ﷺ کے جنازہ میں شرکت کی۔

حضرت ابو بکرؓ و حضرت عمرؓ نے پہلی صف میں کھڑے ہو کر نماز جنازہ ادا کیا۔

المكتبة الشاملة - [بحث في النصوص]

ملف بحث شاشات خدمات مذكرات ترقية حية نوافذ مساعدة

[من كتب الموقع الرسمي] السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون الإصدار : 1 http://www.shamela.ws

وذكر أنه دخل عليه صلى الله عليه وسلم أبو بكر وعمر ومعهما نفر من المهاجرين والأنصار بقدر ما يسع البيت، فقالا: السلام عليك أيها النبي ورحمة الله وبركاته، وسلم المهاجرون والأنصار كما سلم أبو بكر وعمر رضي الله عنهم، ثم صفوا صفوفا لا يؤمهم أحد، وكان أبو بكر وعمر في الصف الأول الذي حيال رسول الله صلى الله عليه وسلم، فقالا اللهم إنا نشهد أنه صلى الله عليه وسلم قد بلغ ما أنزل إليه، ونصح لأمته وجاهد في سبيل الله حتى أعز الله دينه وتمت كلمته، فاجعلنا إلهنا ممن تبع القول الذي أنزل معه، واجمع بيننا وبينه حتى تعرفه بنا وتعرفنا به فإنه كان بالمؤمنين رؤوفا رحيما، لا نبتغي بالإيمان به بدلا ولا نشتري به ثمنا أبدا، فيقول الناس آمين آمين، وهذا يدل على أنه المراد بالصلاة عليه صلى الله عليه وسلم الدعاء لا الصلاة على الجنازة المعروفة عندهم، والصحيح أن هذا الدعاء كان ضمن الصلاة المعروفة التي بأربع تكبيرات.

فقد جاء أن أبا بكر رضي الله عنه دخل عليه صلى الله عليه وسلم فكبر أربع تكبيرات ثم دخل عمر رضي الله عنه فكبر أربعا، ثم دخل عثمان رضي الله عنه فكبر أربعا، ثم طلحة بن عبيد الله والزبير بن العوام رضي الله عنهما، ثم تتابع الناس أرسالا يكبرون عليه، أي وعلى هذا إنما خصوا الدعاء بالذكر لأنه الذي لا يليق به صلى الله عليه وسلم، ومن ثم استشاروا كيف يدعون له فأشير بمثل ذلك.

السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة الأمين المأمون 3 503 إخفاء التشكيل

مسلسل	النص	الكتاب	الباب	الجزء	الصفحة
1	بيض من القطن من عمل سحولة قرية من قرى اليمن وفي رواية الشيخين عنها كفن رسول الله صلى الله عليه وسلم في ثلاثة أثواب بيض يمانية	السيرة الحلبية = إنسان العيون في سيرة	باب يذكر فيه مدة مرضه، وما وقع فيه،	3	502

RADDE RAFiZiYAT

5 جنازہ رسول اللہ ﷺ

شیعہ کتاب سے دلیل نمبر۔1

امام باقر رحمہ اللہ کا فرمان کہ نبی کریم ﷺ کی نماز جنازہ درود و سلام کی صورت میں تمام اہل مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے ادا کیا۔

شیعہ کی بنیادی اور اصول اربعہ کی پہلی کتاب (اصول کافی) سے پہلی حدیث

وضاحت: شیعہ اپنے اماموں کے قول کو بھی حدیث کہتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

کتاب مستطاب

الشافی

کتاب الحجت کتاب الایمان والکفر

ترجمہ اصول کافی جلد سوم

حضرت ثقۃ الاسلام علامہ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ:

مفسر قرآن عالیجناب ادیب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی امروہوی

بانی و منتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دو صد کتب

ناشر

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر ۲ کراچی

قَالَ لَمَّا غَسَّلَهُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وَكَفَّنَهُ سَجَّاهُ ثُمَّ أَدْخَلَ عَلَيْهِ عَشَرَةً فَدَارُوا حَوْلَهُ ثُمَّ وَقَفَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فِي وَسَطِهِمْ فَقَالَ: «إِنَّ اللهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً» فَيَقُولُ الْقَوْمُ كَمَا يَقُولُ حَتَّى صَلَّى عَلَيْهِ أَهْلُ الْمَدِينَةِ وَأَهْلُ الْعَوَالِي.

۳۵۔ راوی کہتا ہے، میں نے امام محمد باقر علیہ السلام سے پوچھا کہ حضرت رسول خدا پر نماز جنازہ کیسے پڑھی۔ فرمایا جب امیر المومنین غسل دے چکے اور کفن دے کر ڈھانپ چکے تو دس آدمیوں کو اندر داخل کیا۔ وہ آنحضرتؐ کے گرد کھڑے ہوئے پھر امیر المومنین نے ان کے بیچ میں کھڑے ہو کر سورۂ احزاب کی یہ آیت پڑھی "بے شک اللہ اور اس کے ملائکہ درود بھیجتے ہیں نبی پر، اے ایمان والو تم بھی درود و سلام بھیجو" سب نے یہ آیت پڑھی۔ اسی طرح پھر اہل مدینہ اور اس کے گرد کے لوگوں نے پڑھی۔

توضیح:- چونکہ حجرۂ رسولؐ میں زیادہ لوگوں کی گنجائش نہ تھی لہٰذا دس آدمیوں نے نماز پڑھی۔ سورۂ احزاب کی یہ آیت امیر المومنین نے اوّل پڑھی بعدہ نماز علیحدہ پڑھی، چونکہ نماز میت سے علیحدہ چیز تھی لہٰذا خصوصیت سے اس کا ذکر کیا گیا۔

٣٦ ـ مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْخَطَّابِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ سَيْفٍ، عَنْ أَبِي الْمَغْرَاءِ، عَنْ عُقْبَةَ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ صلى الله عليه وآله لِعَلِيٍّ عليه السلام: يَا عَلِيُّ ادْفِنِّي فِي هَذَا الْمَكَانِ وَارْفَعْ قَبْرِي مِنَ الْأَرْضِ أَرْبَعَ أَصَابِعَ وَرُشَّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَاءِ.

۳۶۔ فرمایا امام محمد باقر علیہ السلام نے کہ رسول اللہؐ نے علیؑ سے فرمایا "تم مجھ کو اسی حجرہ میں دفن کرنا اور میری قبر چار انگشت بلند کرنا اور اس پر پانی چھڑکنا۔

٣٧ ـ عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادٍ، عَنِ الْحَلَبِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِاللهِ عليه السلام قَالَ: أَتَى الْعَبَّاسُ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام فَقَالَ: يَا عَلِيُّ إِنَّ النَّاسَ قَدِ اجْتَمَعُوا أَنْ يَدْفِنُوا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله فِي بَقِيعِ الْمُصَلَّى وَأَنْ يَؤُمَّهُمْ رَجُلٌ مِنْهُمْ، فَخَرَجَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام إِلَى النَّاسِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله إِمَامٌ حَيّاً وَمَيِّتاً وَقَالَ: إِنِّي أُدْفَنُ فِي الْبُقْعَةِ الَّتِي أُقْبَضُ فِيهَا، ثُمَّ قَامَ عَلَى الْبَابِ فَصَلَّى عَلَيْهِ، ثُمَّ أَمَرَ النَّاسَ عَشَرَةً عَشَرَةً يُصَلُّونَ عَلَيْهِ ثُمَّ يَخْرُجُونَ.

RADDE RAFIZIYAT

نبی ﷺ کا جنازہ تمام مہاجرین و انصار نے پڑھا تھا
جلاء العیون
سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام
عباس بک ایجنسی
260758, 269598
2001

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ و کفی و الصلوۃ و السلام علی سید الرسل و خاتم الانبیاء و علی الہ و اصحابہ الاتقیاء۔ اما بعد:

ہم ایک البم "جنازۃ الرّسول ﷺ" کے نام سے شروع کررہے ہیں جس میں ہم اِن شاءَ اللہ اہل سنت اور شیعہ کی معتبر کتابوں سے یہ بات روز روشن کی طرح ثابت کریں گے کہ حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے انتقال کے بعد تمام مہاجرین و انصار صحابہؓ نے حضور ﷺ کے جنازہ مبارک میں شرکت کی۔ اور جو لوگ یہ بہتان اور جھوٹ بولتے ہیں صحابہؓ نے خلافت کے حصول کے لیے حضور ﷺ کا جنازہ چھوڑ کر چلے گئے اس کی کوئی حقیقت نہیں۔ حالانکہ اہل سنت اور شیعہ کی کئی معتبر کتابوں میں یہ بات صاف اور صریح لکھی ہوئی ہے کہ "تمام مہاجرین و انصار، اہل مدینہ و اطراف مدینہ کے مردوں عورتوں، بوڑھوں بچوں سب نے حضور ﷺ کے جنازہ مبارکہ میں شرکت کی"۔

RADDE RAFiZiYAT

11

جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

"ترجمہ مقبول"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جنازہ مبارک تمام مہاجرین وانصار نے ادا کیا۔

شیعہ کا اردو زبان کا معتبر ترجمہ اور تفسیر "ترجمہ مقبول"

نہیں بھیجا۔ پس فرمایا سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلَمِیْنَ اور فرمایا سَلَامٌ عَلٰی اِبْرٰهِیْمَ اور فرمایا سَلَامٌ عَلٰی مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ (مگر ان نبیوں کی آل پر سلام نہیں بھیجا۔ یعنی) یہ نہیں فرمایا سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ نُوْحٍ اور یہ نہیں فرمایا سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ اِبْرٰهِیْمَ اور یہ نہیں فرمایا سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ مُوْسٰی وَ هٰرُوْنَ۔ البتہ یہ فرمایا ہے سَلَامٌ عَلٰی اٰلِ یَاسِیْنَ یعنی آلِ محمد۔ یہ سنکر مامون نے کہا مجھے یہ بات معلوم ہوگئی کہ معدنِ نبوت کے سوا اور کوئی شخص قرآن کی تفسیر اور مطالب کو بیان ہی نہیں کرسکتا۔

مقدمۂ شرائع الدین میں اُنہی جناب نے یہ بھی تحریر فرمایا کہ جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ہر مقام میں (جب کوئی آنحضرت کا نام لے) اور چھینکنے کے بعد اور آندھیوں وغیرہ کے وقت درود بھیجنا واجب ہے۔

الخصال میں جنابِ امام جعفر صادق علیہ السلام سے بھی یہی حدیث منقول ہے۔

کافی اور من لایحضرہ الفقیہ میں ہے کہ جنابِ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا جب تم جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا نام لو یا کوئی دوسرا تمہارے سامنے نام لے یا اذان وغیرہ میں اُن جناب کا نامِ نامی سُنو تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ پر درود بھیجو۔

نیز کافی میں اُنہی جناب سے مروی ہے کہ جنابِ سرورِ دو عالم نے وفات پائی تو جوق جوق مہاجرین و انصار اور ملائکہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ پر درود بھیجا۔

جنابِ امیر المومنین علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ فرماتے ہوئے سُنا اُس وقت جبکہ وہ جناب صحیح وسالم تھے کہ آیتِ درود خداوندِ عالم نے اِس غرض سے نازل فرمائی ہے کہ لوگ میرے انتقال کے بعد بھی مجھ پر برابر درود بھیجتے رہیں۔ اِسی لئے یہ جتلایا کہ اللہ اور اللہ کے فرشتے محمد وآلِ محمد پر برابر درود بھیجتے رہتے ہیں۔ اور اُسی کتاب میں ایک حدیث مرفوع یہ بھی ہے کہ ایک مرتبہ جناب موسےٰ علیہ السلام نے اپنی مناجات میں جنابِ رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر کیا ارشادِ باری ہوا اے فرزندِ عمران! محمد پر درود بھیجو کہ میں بھی اُن پر درود بھیجتا رہتا ہوں اور میرے فرشتے بھی۔

ابو مغیرہ کہتے ہیں کہ میں نے جناب امام جعفرِ صادق علیہ السلام کو یہ فرماتے ہوئے سُنا کہ جو شخص ہر روز نمازِ صبح اور نمازِ مغرب کے بعد زانو بدلنے اور کلام کرنے سے پہلے کہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّ ذُرِّيَّتِهٖ۔ تو خدائے تعالےٰ سو حاجتیں اُس کی بر لائیگا۔ ستر دنیا میں اور تیس آخرت میں۔ میں نے عرض کی یا ابن رسول اللہ صلوٰۃِ خدا اور صلوٰۃِ ملائکہ کے

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ کی تفسیر میں

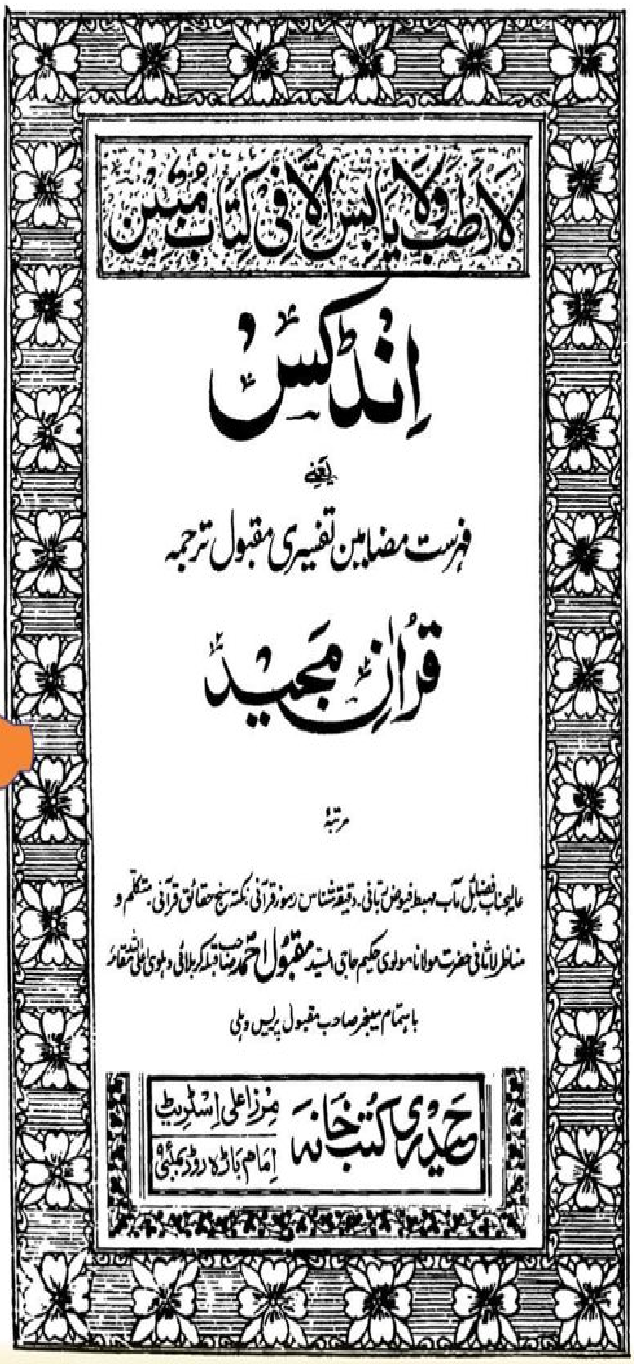
لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین

اِنڈکس

یعنی

فہرست مضامین تفسیری مقبول ترجمہ

قرآنِ مجید

مرتبہ

عالیجناب فضائل مآب مہبط فیوض ربانی، دقیقہ شناس رموز قرآنی، نکتہ سنج حقائق قرآنی، متکلم و مناظر لاثانی حضرت مولانا مولوی حکیم حاجی السید مقبول احمد صاحب قبلہ کربلائی دہلوی علی اللہ مقامہٗ

باہتمام مینیجر صاحب مقبول پریس دہلی

حیدری کتب خانہ مرزا علی اسٹریٹ امام باڑہ روڈ بمبئی ۹

RADDE RAFIZIYAT

رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ میں حضرات شیخین رضی اللہ عنہما کی موجودگی۔

تایخ ابن کثیر ۔ جلد پنجم۔ صفحہ 361

کے بعد لوگ فرداً فرداً نماز جنازہ پڑھتے رہیں اس طرح پوری حدیث کو بیان کیا ہے جس کی صحت میں اعتراض ہے جیسا کہ ہم قبل ازیں بیان کر چکے ہیں۔ واللہ اعلم

محمد بن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حسین بن عبداللہ بن عبیداللہ بن عباس نے عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو آدمیوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے امام کے بغیر جماعت کی صورت میں آپ کا جنازہ پڑھا یہاں تک کہ فارغ ہو گئے پھر عورتوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر بچوں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے آپ کی نماز جنازہ پڑھی۔ پھر غلاموں کو داخل کیا گیا تو انہوں نے جماعت کی صورت میں آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور رسول کریم ﷺ کی نماز جنازہ پڑھتے ہوئے کسی نے ان کی امامت نہیں کی۔

واقدی بیان کرتا ہے ابی بن عیاش بن سہل بن سعد نے اپنے باپ اور دادے سے میرے پاس بیان کیا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کفن میں لپیٹا گیا تو آپ کو اپنی چارپائی پر رکھا گیا پھر آپ کی قبر کے کنارے پر رکھا گیا پھر لوگ جماعت در جماعت آپ کے پاس آنے لگے اور آپ کا جنازہ پڑھنے میں ان کا کوئی امام نہ تھا' واقدی بیان کرتا ہے کہ موسیٰ بن محمد بن ابراہیم نے مجھ سے بیان کیا کہ مجھے اپنے باپ کی ایک تحریر ملی جس میں یہ لکھا تھا کہ جب رسول اللہ ﷺ کو کفن دیا گیا اور آپ اپنی چارپائی پر پڑے تھے کہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ آئے اور ان کے ساتھ انصار و مہاجرین کے اتنے آدمی تھے جو گھر میں سما سکتے تھے ان دونوں حضرات نے کہا السلام علیک ایھا النبی و رحمة الله و بر کاته اور انصار مہاجرین نے بھی حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی طرح سلام کہا پھر انہوں نے صفیں باندھ لیں اور ان کا کوئی امام نہ تھا اور حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جو پہلی صف میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے تھے کہا اے اللہ! ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کلام ان پر نازل ہوا تھا انہوں نے پہنچا دیا ہے اور اپنی امت کی خیر خواہی کی ہے اور راہ خدا میں جہاد کیا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غالب کیا ہے اور اس کی بات پوری ہوئی ہے اور میں اس کے وحدہٗ لاشریک ہونے پر ایمان لاتا ہوں اے ہمارے معبود ہمیں ان لوگوں میں سے بنا جو اس قول کی پیروی کرنے والے ہیں جو اس پر اترا ہے اور ہمیں یکجا کر دے تاکہ وہ ہمیں پہچان لیں اور ہم ان کے ذریعے پہچان لیں' بلاشبہ وہ مومنین کے ساتھ رؤف و رحیم ہے ہم آپ پر ایمان لانے کا کوئی معاوضہ نہیں چاہتے اور نہ اس کے ذریعے ہم کبھی کوئی قیمت وصول کریں گے اور لوگ آمین آمین کہتے جاتے تھے اور باہر نکلتے جاتے تھے اور دوسرے داخل ہوتے جاتے تھے یہاں تک کہ مردوں نے نماز جنازہ پڑھ لی پھر عورتوں اور بچوں نے پڑھی اور ایک قول یہ بھی ہے کہ انہوں نے سوموار کے دن کے زوال سے لے کر منگل کے دن کے زوال تک آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور بعض کا قول ہے کہ وہ تین دن آپ کی نماز جنازہ پڑھتے رہے جیسا کہ اس کی تفصیل عنقریب بیان ہوگی۔ واللہ اعلم

اور یہ بات کہ انہوں نے فرداً فرداً آپ کی نماز جنازہ پڑھی اور ان کا کوئی امام نہ تھا ایک متفقہ بات ہے جس کے بارے میں کوئی اختلاف نہیں پایا جاتا' لیکن اس کی تعلیل میں اختلاف کیا گیا ہے' پس اگر وہ حدیث' صحیح ہو جسے ہم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے بیان کیا ہے تو وہ اس بارے میں نص ہوگی اور اس فرمانبرداری کے باب سے ہوگی جس کا مفہوم سمجھنا مشکل ہوتا ہے اور کسی کو یہ

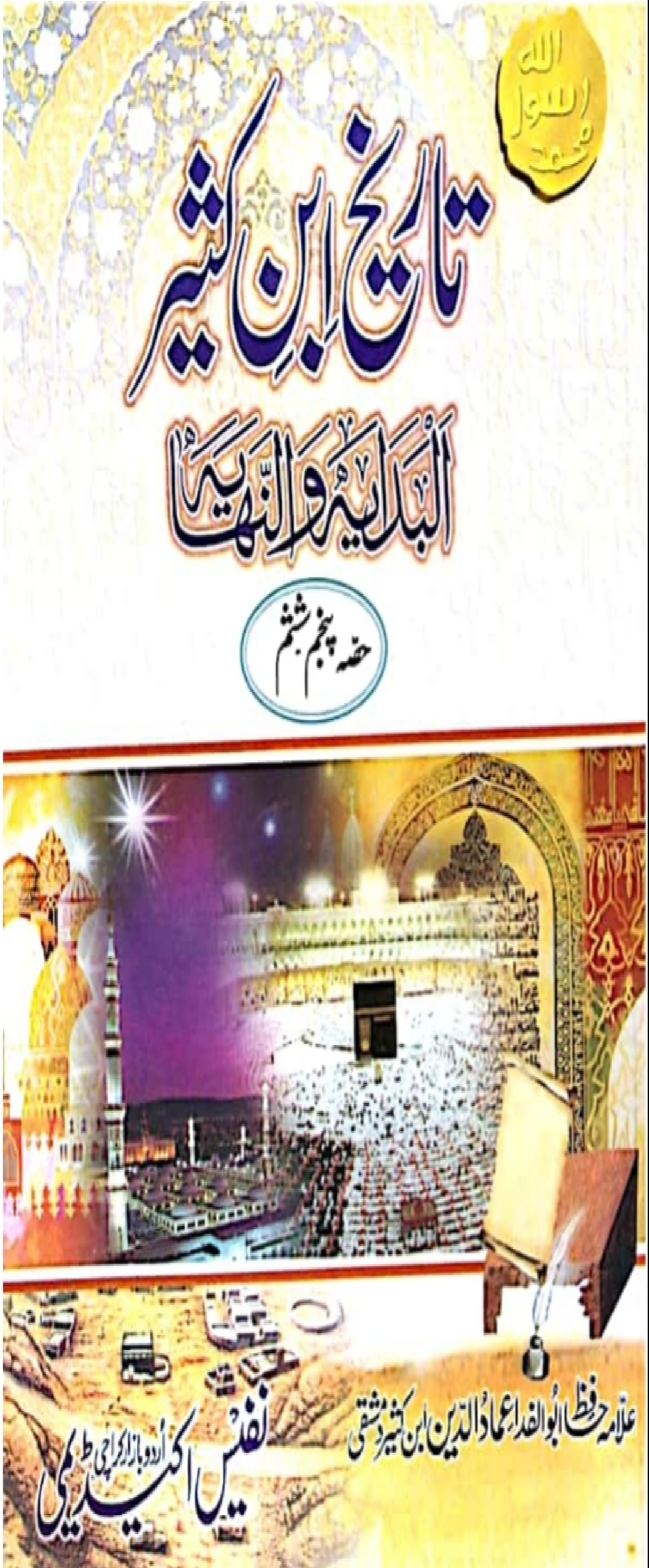

visit 👉 www.sunnilibrary.com

رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے والے صحابہ کرام میں حضرت علی رضی اللہ عنہ۔حضرت فضل رضی اللہ عنہ۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ ۔ حضرت قثم رضی اللہ عنہ۔ حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ اور حضرت شقران رضی اللہ عنہ شامل رہے۔

تاریخ طبری جلد دوم صفحہ 413.

رسول اللہ ﷺ کا غسل:

ابن عباسؓ سے مروی ہے کہ علی بن ابی طالبؓ، عباسؓ بن عبدالمطلب، فضل بن العباسؓ، قثم بن العباسؓ، اسامہ بن زیدؓ اور شقران مولی رسول اللہ ﷺ نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا۔ بنو عوف بن الخزرج کے اوس بن خولی نے علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ ہمیں بھی رسول اللہ ﷺ کے غسل کا شرف حاصل ہو۔ یہ بدری تھے۔ علیؓ نے ان سے کہا کہ اچھا تم بھی آؤ چنانچہ یہ غسل میں شریک ہوئے۔ غسل کے لیے علی بن ابی طالب نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے سینے سے لگا کر بٹھایا۔ عباس، فضل اور قثم رضی اللہ عنہم آپ کی کروٹ بدلتے تھے اور اسامہ بن زید اور شقران رضی اللہ عنہما دونوں آپؐ کے موالی آپؐ پر پانی ڈالتے تھے اور علیؓ آپ کو اپنے سینے سے لگائے ہوئے غسل دیتے تھے۔ قمیض رسول اللہ ﷺ کے جسم پر تھی۔ اس طرح علیؓ بن ابی طالب آپؐ کے جسم کو قمیض کے اوپر سے مل رہے تھے ان کا ہاتھ آپؐ کے جسم کو مس نہیں کرتا تھا۔ غسل دیتے وقت علیؓ بن ابی طالب کہتے جاتے کہ میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوں" آپؐ زندگی اور موت دونوں حالتوں میں کس قدر پاک وصاف ہیں نیز عام طور پر میت کے جو آثار ہوا کرتے ہیں ان میں سے کوئی بات آپؐ کے جسم سے نمایاں نہیں ہوئی۔

لباس سمیت غسل:

عائشہؓ سے مروی ہے کہ جب لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو غسل دینے کا ارادہ کیا اس باب میں اختلاف رائے ہوا کہ آیا کپڑے اتار کر آپ کو غسل دیا جائے جیسا کہ دوسری میتوں کے ساتھ کیا جاتا ہے یا کپڑوں کے ساتھ آپ کو غسل دیا جائے۔ اس معاملے میں جب اختلاف ہوا تو سب پر نیم غشی کی سی حالت طاری کر دی گئی اور سب کے سر سینے تک جھک گئے پھر ایک نامعلوم شخص نے حجرے کے کونے سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کو کپڑوں کے ساتھ غسل دو۔ اس غیبی آواز پر سب ہوشیار ہوئے اور انھوں نے کپڑوں کے ساتھ رسول اللہ ﷺ کو غسل دیا۔ قمیض آپؐ کے جسم پر تھی اس پر پانی ڈالا جاتا تھا اور اس کے اوپر ہی سے آپؐ کے جسم کو ملتے تھے۔

عائشہ رضی اللہ عنہا کہا کرتی تھیں کہ اگر اس وقت میں جانتی جس بات کو میں نے نہیں چاہا تو رسول اللہ ﷺ کو صرف آپ کی

www.islamiurdubook.blogspot.com

بیویاں غسل دیتیں۔

علی بن الحسینؓ سے مروی ہے کہ غسل کے بعد رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا ان میں دو صحاری تھے اور ایک منقش چادر تھی جس میں آپ کو کئی مرتبہ لپیٹا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ:

عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ قبر کے متعلق یہ ہوا کہ ابوعبیدہ بن الجراح مکہ کے رواج کے مطابق قبر کھودا کرتے تھے اور ابوطلحہ زید بن سہل اہل مدینہ کے رواج کے مطابق قبر کھودتے تھے اور اس میں لحد بناتے تھے۔ عباسؓ نے دو شخصوں کو بلایا ایک سے کہا کہ ابوعبیدہؓ کے پاس جاؤ اور دوسرے سے کہا کہ ابوزیدؓ کے پاس جاؤ اور یہ دعا مانگی کہ اے خداوندا! تو ہی اپنے رسولؐ کے لیے قبر کھودنے والے کو انتخاب کر لے چنانچہ جو شخص ابوطلحہ کو بلانے گئے تھے ان کو ابوطلحہ مل گئے اور ان کو ساتھ لے آئے۔ ابوطلحہؓ نے آپ کی قبر کھودی اور اس میں لحد رکھی' اس طرح منگل کے دن جب آپ کا جنازہ تیار ہو گیا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ کہاں آپ کو دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا ہم آپ کو مسجد میں دفن کریں' کسی نے کہا مناسب ہو کہ آپؐ کے جہاں اور صحابہ دفن ہیں وہیں آپ کو دفن کیا جائے۔ ابوبکرؓ نے کہا میں نے آنحضور ﷺ سے سنا ہے کہ ہر نبی جہاں اسے موت آئی وہیں دفن کیا گیا ہے چنانچہ اب آپ کا وہ بستر جس پر آپؐ نے وفات پائی تھی اٹھایا گیا اور وہیں آپؐ کے لیے قبر کھودی گئی۔ اب تمام لوگوں نے نوبت بہ نوبت رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھی۔ مردوں کے بعد عورتوں نے نماز پڑھی' ان کے بعد بچوں نے اور پھر غلاموں نے نماز پڑھی' ان نمازوں میں کسی نے امامت نہیں کی۔ اس کے بعد بدھ کی شب میں آدھی رات کو آپ ﷺ سپرد خاک کر دیے گئے۔

رسول اللہ ﷺ کی تدفین:

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ بدھ کی شب میں آدھی رات کو ہمیں پھاوڑوں کی آواز سے معلوم ہوا کہ اب رسول اللہ ﷺ دفن کیے گئے۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ علیؓ بن ابی طالب' فضل بن العباس' قثم بن العباس اور آپؐ کے مولی شقران رضی اللہ عنہم قبر میں اترے

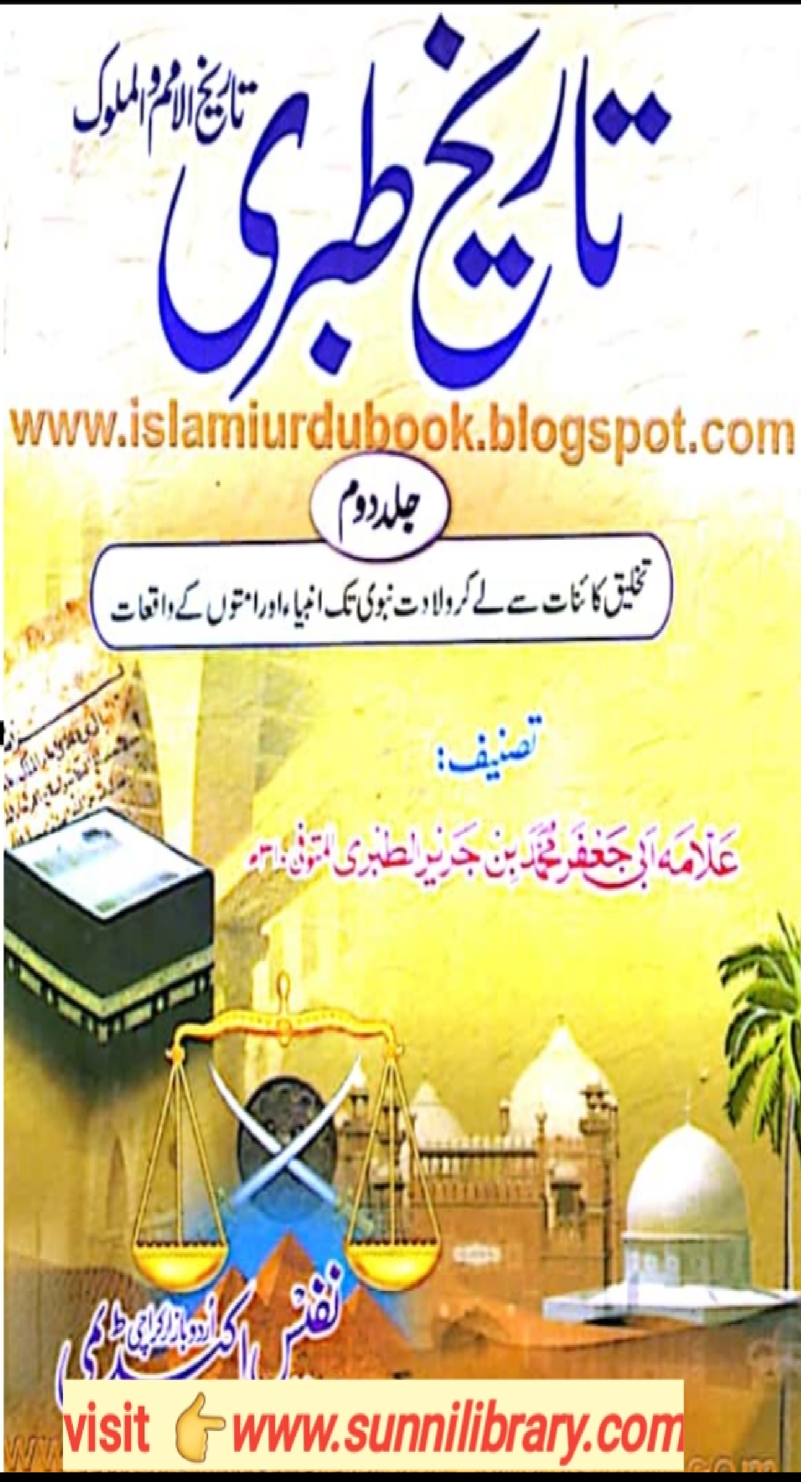

رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ میں ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سمیت تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شرکت

تاریخ طبری جلد دوم صفحہ 414

بیویاں غسل دیتیں۔

علی بن الحسین سے مروی ہے کہ غسل کے بعد رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں کا کفن دیا گیا ان میں دو سحاری تھے اور ایک منقش چادر تھی جس میں آپ کو کئی مرتبہ لپیٹا گیا۔

رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ:

عبداللہ بن عباسؓ سے مروی ہے کہ قبر کے متعلق یہ ہوا کہ ابوعبیدہؓ بن الجراح مکہ کے رواج کے مطابق قبر کھودا کرتے تھے اور ابوطلحہ زید بن سہل اہل مدینہ کے رواج کے مطابق قبر کھودتے تھے اور اس میں لحد بناتے تھے۔ عباسؓ نے دو شخصوں کو بلایا ایک سے کہا کہ ابوعبیدہؓ کے پاس جاؤ اور دوسرے سے کہا کہ ابوزیدؓ کے پاس جاؤ اور یہ دعا مانگی کہ اے خداوندا! تو ہی اپنے رسولؐ کے لیے قبر کھودنے والے کو اختیار کر لے چنانچہ جو شخص ابوطلحہ کو بلانے گئے تھے ان کو ابوطلحہ مل گئے اور ان کو ساتھ لے آئے۔ ابوطلحہؓ نے آپ کی قبر کھودی اور اس میں لحد رکھی' اس طرح منگل کے دن جب آپ کا جنازہ تیار ہو گیا اس بارے میں اختلاف ہوا کہ کہاں آپ کو دفن کیا جائے۔ کسی نے کہا ہم آپ کو مسجد میں دفن کریں' کسی نے کہا مناسب ہو کہ آپؐ کے جہاں اور صحابہ دفن ہیں وہیں آپ کو دفن کیا جائے۔ ابوبکرؓ نے کہا میں نے آنحضور ﷺ سے سنا ہے کہ ہر نبی جہاں اسے موت آئی وہیں دفن کیا گیا ہے چنانچہ اب آپ کا وہ بستر جس پر آپؐ نے وفات پائی تھی اٹھایا گیا اور وہیں آپؐ کے لیے قبر کھودی گئی۔ اب تمام لوگوں نے نوبت بہ نوبت رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھی۔ مردوں کے بعد عورتوں نے نماز پڑھی' ان کے بعد بچوں نے اور پھر غلاموں نے نماز پڑھی' ان نمازوں میں کسی نے امامت نہیں کی۔ اس کے بعد بدھ کی شب میں آدھی رات کو آپ ﷺ سپرد خاک کر دیے گئے۔

رسول اللہ ﷺ کی تدفین:

عائشہ ؓ سے مروی ہے کہ بدھ کی شب میں آدھی رات کو ہمیں پھاوڑوں کی آواز سے معلوم ہوا کہ اب رسول اللہ ﷺ دفن کیے گئے۔

ابن اسحٰق کہتے ہیں کہ علی بن ابی طالب' فضل بن العباس' قثم بن العباس اور آپؐ کے مولی شقران ؓ قبر میں اترے' اوس بن خولی نے علی بن ابی طالب سے درخواست کی کہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت گزاری کا ہمیں بھی حق ملنا چاہیے۔ علیؓ نے ان سے کہا اچھا تم بھی اترو' اور وہ بھی قبر میں اترے۔ جب آپ کو قبر میں رکھ دیا گیا اور اسے پاٹنے لگے' شقران قبر میں موجود تھے ان کے ساتھ کمل کی چادر بھی تھی جسے رسول اللہ ﷺ اوڑھا کرتے تھے اور بچھایا کرتے تھے۔ شقرانؓ نے یہ کہہ کر کہ اب آپؐ کے بعد تا کہ کوئی اسے استعمال نہ کر سکے میں اسے بھی آپؐ کے ساتھ دفن کیے دیتا ہوں اور انھوں نے اسے آپؐ کے ساتھ دفن کر دیا۔

مغیرہ بن شعبہ کا دعویٰ:

مغیرہؓ بن شعبہ مدعی تھے کہ سب سے آخر میں وہ رسول اللہ ﷺ سے جدا ہوئے۔ وہ کہتے تھے کہ میں نے عمداً اس خیال سے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے جسم کو مس کر لوں اپنی انگوٹھی اتار کر اسے قبر میں پھینک دی اور پھر میں نے صحابہؓ سے کہا کہ میری انگوٹھی قبر میں گر

www.islamiurdubook.blogspot.com

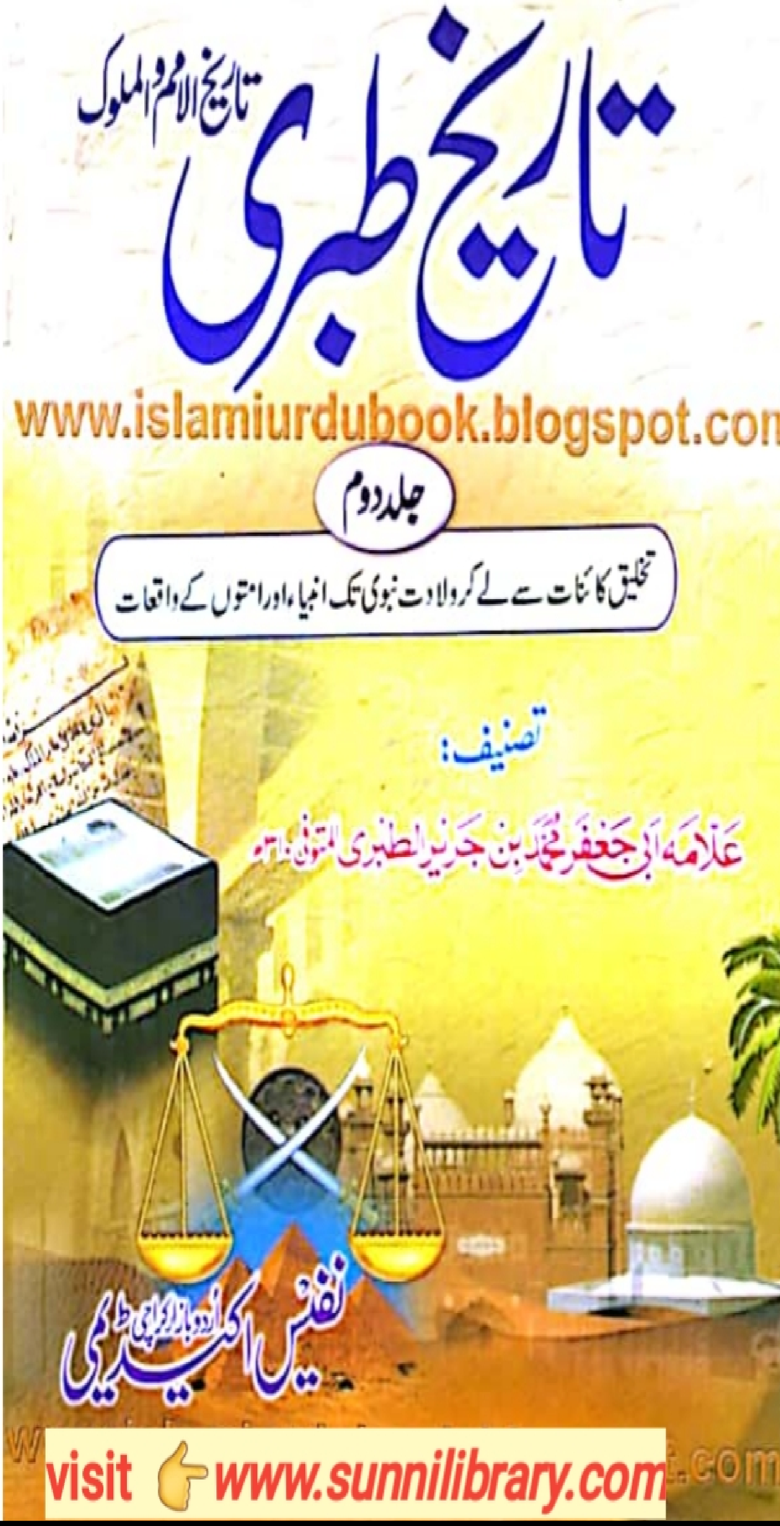

نبی جس جگہ فوت ہوتے ہیں اسی جگہ دفن ہوتے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ امی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ مبارک میں فوت ہوئے اور وہی دفن کیئے گئے۔

تاریخ ابن کثیر۔ جلد پنجم صفحہ 364

وہ چادر پکڑے ہوئے تھے جسے رسول اللہ ﷺ ریب تن کیا کرتے تھے پس اس نے اس چادر کو قبر میں دفن کر دیا اور کہا خدا کی قسم آپ کے بعد اسے کوئی زیب تن نہیں کرے گا پس اسے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ دفن کر دیا گیا۔ اور احمد نے اسے عن ابراہیم عن حسین بن محمد عن جریر بن حازم عن ابن اسحاق روایت کیا ہے اور اسی طرح اسے یونس بن بکیر وغیرہ نے بحوالہ ابن اسحاق روایت کیا ہے۔ اور واقدی نے عن ابی سبرہ عن داؤد بن الحصین عن عکرمہ عن ابن عباس عن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ عن رسول اللہ ﷺ روایت کی ہے کہ جس جگہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو موت دیتا ہے وہ وہیں پر دفن ہوتا ہے۔

اور بیہقی نے عن الحاکم عن الاصم عن احمد بن عبدالجبار یونس بن بکیر عن محمد بن اسحاق عن محمد بن عبدالرحمن بن عبداللہ بن الحصین اور محمد بن جعفر بن الزبیر روایت کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے دفن کرنے کے بارے میں اختلاف کیا اور کہنے لگے کہ ہم آپ کو لوگوں کے ساتھ یا آپ کے گھر میں کیسے دفن کریں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ جس جگہ اللہ تعالیٰ کسی نبی کو موت دیتا ہے وہ وہیں پر دفن ہوتا ہے۔ پس آپ کو آپ کے بستر کی جگہ دفن کیا گیا اور آپ کا بستر اٹھا کر اس کے نیچے قبر کھودی گئی۔

واقدی بیان کرتا ہے کہ عبدالحمید بن جعفر نے عن عثمان بن محمد الاخنسی عن عبدالرحمن بن سعید بن یربوع ہم سے بیان کیا کہ جب حضرت نبی کریم ﷺ فوت ہوئے تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کی قبر کی جگہ کے متعلق اختلاف کیا' ایک آدمی نے کہا آپ کو "البقیع" میں دفن کیا جائے اور وہ ان کے لیے بکثرت استغفار کرتا تھا' دوسرے آدمی نے کہا آپ کو آپ کے منبر کے پاس دفن کیا جائے' تیسرے نے کہا آپ کو آپ کے مصلیٰ کی جگہ دفن کیا جائے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے آ کر کہا کہ اس بارے میں میرے پاس علم و خبر ہے' میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔ حافظ بیہقی بیان کرتے ہیں کہ یہ بات یحییٰ بن سعید کی حدیث میں ہے جو قاسم بن محمد سے مروی ہے' اور ابن جریج کی حدیث میں بھی ہے جو ان کے باپ سے مروی ہے اور ان دونوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ سے بحوالہ حضرت نبی کریم ﷺ مرسل روایت کی ہے۔ اور بیہقی نے عن الحاکم عن الاصم عن احمد بن عبدالجبار عن یونس بن بکیر عن سلمہ بن نبیط بن شریط عن ابیہ عن سالم بن عبید جو اصحاب صفہ میں سے تھے۔ روایت کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ فوت ہوئے تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ آپ کے پاس آئے پھر باہر چلے گئے' آپ سے پوچھا گیا' رسول اللہ ﷺ فوت ہو گئے ہیں؟ آپ نے جواب دیا' ہاں! تو انہیں معلوم ہو گیا کہ جیسا آپ نے کہا ہے ویسے ہی ہوا ہے۔ اور آپ سے دریافت کیا گیا کہ کیا ہم آپ کا جنازہ پڑھیں اور ہم آپ پر کیسے نماز جنازہ پڑھیں؟ آپ نے فرمایا تم گروہ در گروہ آ کر نماز جنازہ پڑھو گے تو انہیں معلوم ہو گیا کہ جیسے آپ نے کہا ہے ویسے ہی ہوگا' انہوں نے کہا' کیا آپ دفن ہوں گے اور کہاں ہوں گے؟ آپ نے فرمایا' جہاں اللہ نے آپ کی روح قبض کی ہے۔ بلاشبہ آپ کی روح پاکیزہ مقام پر قبض کی گئی ہے' تو انہیں معلوم ہو گیا کہ جیسے آپ نے کہا ہے ویسے ہوگا۔

اور بیہقی نے سفیان بن عیینہ کی حدیث سے یحییٰ بن سعید انصاری سے بحوالہ حضرت سعید بن المسیب روایت کی ہے آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اپنے باپ کے سامنے ایک رؤیا پیش کی اور آپ سب لوگوں سے بڑھ کر تعبیر جانتے تھے'

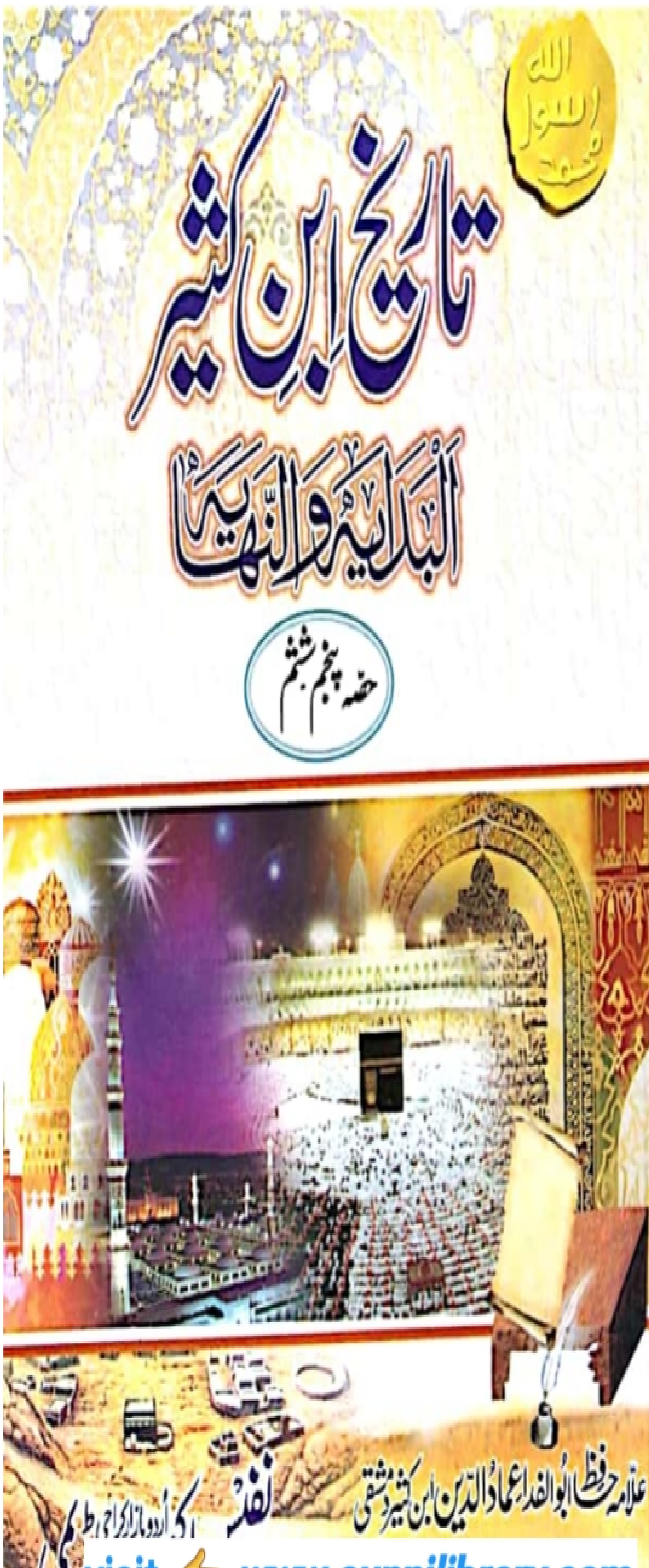

visit 👉 www.sunnilibrary.com

رسول اللہ ﷺ کے جنازہ میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی شرکت

تاریخ ابن کثیر۔ جلد پنجم صفحہ نمبر 362

تک حاصل نہیں کہ وہ سب کہ ان کا کوئی امام تھا اس لیے کہ ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ انہوں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیعت کی تکمیل کے بعد حضور ﷺ کی تجہیز و تکفین کی اور بعض لوگوں کا قول ہے کہ کسی آدمی نے ان کی امامت اس لیے نہیں کی تا کہ ہر شخص خود اپنی طرف سے وہ صلوٰۃ پڑھے جو اس کی طرف سے آپ پر پڑھی جاتی ہے اور مسلمانوں کی جانب سے بار بار فرداً فرداً آپ کی نماز جنازہ پڑھی جائے یعنی مردوں عورتوں بچوں حتیٰ کہ غلاموں اور لونڈیوں کی طرف سے گویا صحابہ رضی اللہ عنہم کے ایک ایک فرد کی طرف سے نماز جنازہ پڑھی جائے۔

اور سہیلی کے قول کا خلاصہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ وہ خود اور اس کے فرشتے آپ پر صلوٰۃ پڑھتے ہیں اور اس نے ہر مومن کو حکم دیا ہے کہ وہ آپ پر وہ صلوٰۃ پڑھے جو اس کی طرف سے آپ پر پڑھی جاتی ہے اور موت کے بعد آپ پر صلوٰۃ پڑھنا اسی قبیل سے ہے اسی طرح وہ بیان کرتے ہیں کہ اس بارے میں فرشتے ہمارے امام ہیں۔ واللہ اعلم

اور امام شافعی کے اصحاب میں سے متاخرین نے آپ کی قبر پر صحابہ رضی اللہ عنہم کے سوا دوسرے لوگوں کی صلوٰۃ کی مشروعیت کے بارے میں اختلاف کیا ہے بعض کہتے ہیں کہ اب بھی حضور ﷺ کا جسم اپنی قبر میں تر و تازہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کے اجسام کا کھانا زمین پر حرام کر دیا ہے اس لیے صلوٰۃ پڑھنا درست ہے اور جیسا کہ سنن وغیرہ کی حدیث میں بیان ہوا ہے کہ آپ کی حالت آج کے مردہ کی طرح ہے اور دوسرے لوگ کہتے ہیں کہ ایسا نہیں کیا جائے گا کیونکہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے بعد جو سلف ہیں انہوں نے ایسا نہیں کیا اور اگر یہ مشروع ہوتا تو وہ اس کی طرف سبقت کرتے اور اس پر مداومت کرتے۔ واللہ اعلم

آپ کے دفن کا بیان' اور آپ کہاں دفن ہوئے؟:

امام احمد بیان کرتے ہیں کہ عبدالرزاق نے ہم سے بیان کیا کہ ابن جریج نے ہم سے بیان کیا کہ میرے باپ عبدالعزیز بن جریج نے مجھے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کو معلوم نہ تھا کہ وہ آپ کو کہاں دفن کریں یہاں تک کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نبی جہاں فوت ہو جاتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے' پس انہوں نے آپ کے بستر کو ہٹا دیا' اور آپ کے بستر کے نیچے قبر کھودی' اس حدیث میں عبدالعزیز بن جریج اور حضرت صدیق رضی اللہ عنہ کے درمیان انقطاع پایا جاتا ہے کیونکہ عبدالعزیز حضرت صدیق رضی اللہ عنہ سے نہیں ملا' لیکن حافظ ابویعلیٰ نے اسے حضرت ابن عباس اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم کی حدیث سے بحوالہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ روایت کی ہے' وہ بیان کرتے ہیں کہ ابوموسیٰ الہروی نے ہم سے بیان کیا ہے کہ ابو معاویہ نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالرحمٰن بن ابی بکر نے' ابن ابی ملیکہ سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا ہم سے بیان کیا آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے حضرت نبی کریم ﷺ کے دفن کے بارے میں اختلاف کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نبی کو اس کی محبوب ترین جگہ میں موت دی جاتی ہے۔ نیز فرمایا آپ کو وہیں دفن کرو جہاں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ اور اسی طرح ترمذی نے اسے عن ابی کریب عن ابی معاویہ عن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الملیکی عن ابی ملیکہ عن عائشہؓ روایت کیا ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہؓ نے آپ کے دفن کرنے کے بارے میں اختلاف کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سنی ہے

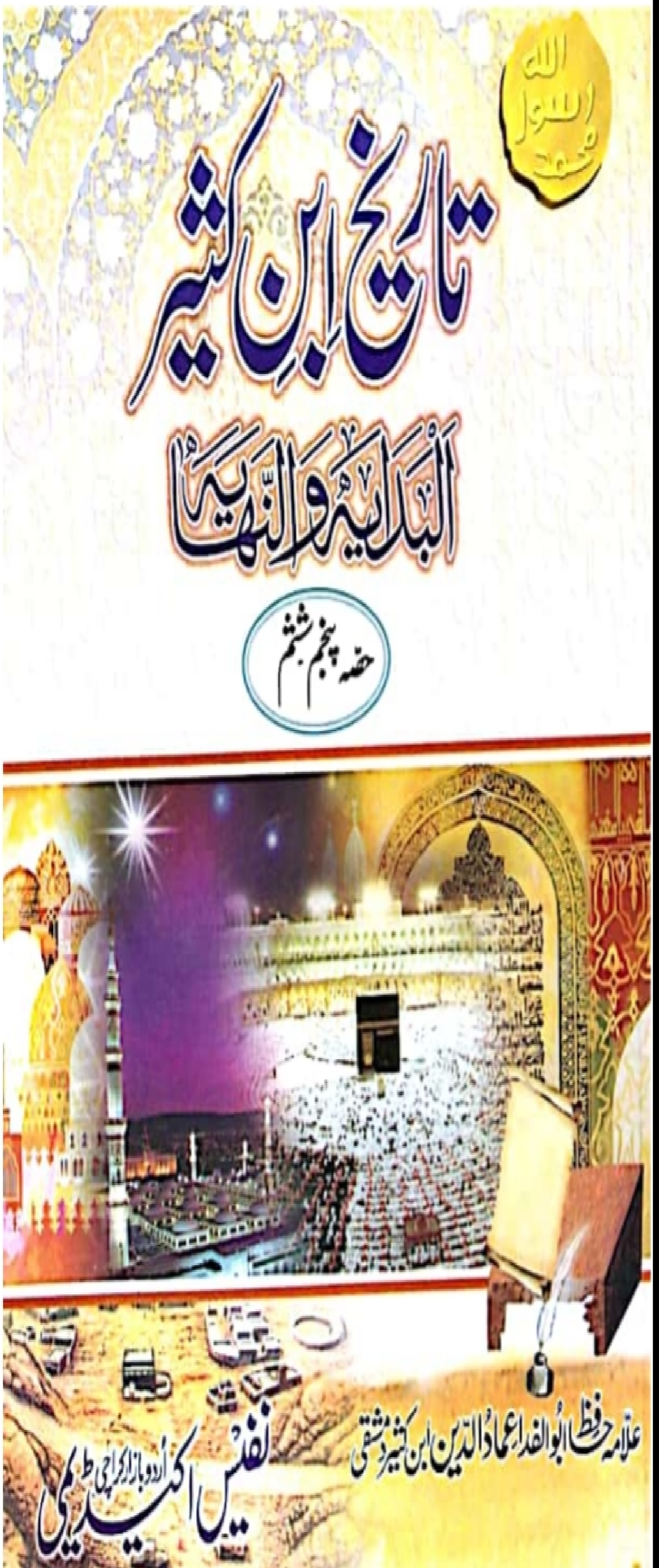

visit 👉 www.sunnilibrary.com

رسول اللہ ﷺ کے انتقال کی جگہ حضرت امی عائشہ رضی اللہ عنہا کا حجرہ مبارک ہے۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین بشمول ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جوق در جوق نماز جنازہ میں شرکت فرمائی۔

تاریخ ابن کثیر۔ جلد پنجم۔ صفحہ 363

ہے۔ نیز فرمایا آپ کو وہیں دفن کرو جہاں آپ کی وفات ہوئی ہے۔ اور اسی طرح ترمذی نے اسے عن ابی کریب عن ابی معاویہ عن عبدالرحمٰن بن ابی بکر الملیکی عن ابی ملیکہ عن عائشہؓ روایت کیا ہے آپ فرماتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہؓ نے آپ کے دفن کرنے کے بارے میں اختلاف کیا تو حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا' میں نے رسول اللہ ﷺ سے کوئی بات سنی ہے۔

جسے میں بھول گیا ہوں' آپ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نبی کو اسی جگہ موت دیتا ہے جس جگہ وہ دفن ہونا پسند کرتا ہے آپ کو آپ کے بستر کی جگہ پر دفن کرو' پھر ترمذی نے ملیکی کو ضعیف قرار دیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث اس طریق کے علاوہ بھی روایت کی گئی ہے۔ [illegible] روایت کیا ہے اور اموی نے اپنے باپ [illegible] اسحاق سے' جس کو ایک آدمی نے عروہ سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بتایا کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔ ابوبکر بن ابی الدنیا بیان کرتے ہیں کہ محمد بن سہیل تمیمی نے مجھ سے بیان کیا کہ ہشام بن عبدالملک طیالسی نے عن حماد بن سلمہ عن ہشام بن عروہ عن ابیہ عن عائشہ ہم سے بیان کیا آپ فرماتی ہیں کہ مدینہ میں دو گورکن تھے' جب حضرت نبی کریم ﷺ کی وفات ہوئی تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہم آپ کو کہاں دفن کریں؟ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا جس جگہ آپ کی وفات ہوئی ہے اس جگہ آپ دفن کیا جائے' اور ان دونوں سے ایک لحد بناتا تھا اور دوسرا شق کرتا تھا' پس لحد بنانے والا آیا اور اس نے حضرت نبی کریم ﷺ کے لیے لحد بنائی' اور مالک بن انس نے اسے عن ہشام بن عروہ عن ابیہ منقطع روایت کیا ہے۔ اور ابویعلیٰ بیان کرتے ہیں کہ جعفر بن مہران نے ہم سے بیان کیا کہ عبدالاعلیٰ نے بحوالہ محمد بن اسحاق ہم سے بیان کیا کہ حسین بن عبداللہ نے عکرمہ سے بحوالہ ابن عباس رضی اللہ عنہ مجھ سے بیان کیا کہ جب صحابہؓ نے حضرت نبی کریم ﷺ کے لیے قبر کھودنا چاہی' اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح رضی اللہ عنہ اہل مکہ کی طرز پر قبر کھودتے تھے' اور حضرت ابوطلحہ زید بن سہل اہل مدینہ کی قبریں کھودتے تھے اور لحد بناتے تھے' پس حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے دو آدمیوں کو بلایا' اور ایک کو کہا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس جاؤ' اور دوسرے کو ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس جانے کو کہا' اے اللہ! اپنے رسولؐ کے لیے انتخاب فرما' راوی بیان کرتا ہے کہ جو شخص حضرت ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس گیا تھا وہ ابوطلحہ رضی اللہ عنہ کو ملا اور انہیں لے آیا' تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے لحد بنائی' اور جب وہ منگل کے دن رسول اللہ ﷺ کے ضروری سامان سے فارغ ہوئے اور آپ اپنے گھر میں چارپائی پر پڑے تھے اور مسلمانوں نے آپ کے دفن کے بارے میں اختلاف کیا' ایک آدمی نے کہا ہم آپ کو مسجد میں دفن کریں گے' دوسرے نے کہا ہم آپ کو آپ کے اصحاب کے ساتھ دفن کریں گے' حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا ہے کہ نبی جہاں فوت ہوتا ہے وہیں دفن ہوتا ہے۔ پس رسول اللہ ﷺ کا وہ بستر اٹھا دیا گیا جس میں آپ کی وفات ہوئی تھی' اور انہوں نے اس کے نیچے آپ کے لیے قبر کھودی' پھر لوگوں نے آ کر گروہ در گروہ آپ پر نماز جنازہ پڑھی اور جب وہ فارغ ہو گئے تو عورتوں نے آ کر پڑھی اور جب عورتیں فارغ ہو گئیں تو بچوں نے آ کر پڑھی' اور رسول اللہ ﷺ کی نماز جنازہ کے وقت کسی نے لوگوں کی امامت نہ کی' اور رسول اللہ ﷺ کو بدھ کی رات کو نصف شب کے وقت دفن کر دیا گیا۔ اور اسی طرح ابن ماجہ نے اسے عن نصر بن علی الجہضمی عن وہب بن جریر عن ابیہ عن محمد بن اسحاق روایت کیا ہے اور اس کی مانند اس کے اسناد کو بھی بیان کیا ہے اور اس کے آخر میں یہ اضافہ بھی کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب' حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بیٹے حضرت فضل اور حضرت قثم رضی اللہ عنہ اور رسول اللہ ﷺ کا غلام آپ کی قبر میں اترے اور اوس بن خولی' ابویعلیٰ نے حضرت علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ سے کہا' میں آپ سے اللہ کے نام پر اپیل کرتا ہوں کہ ہمارا بھی رسول اللہ ﷺ میں کچھ حصہ ہے' حضرت علی رضی اللہ عنہ نے اسے کہا' اتر یئے اور آپ کے غلام شقران

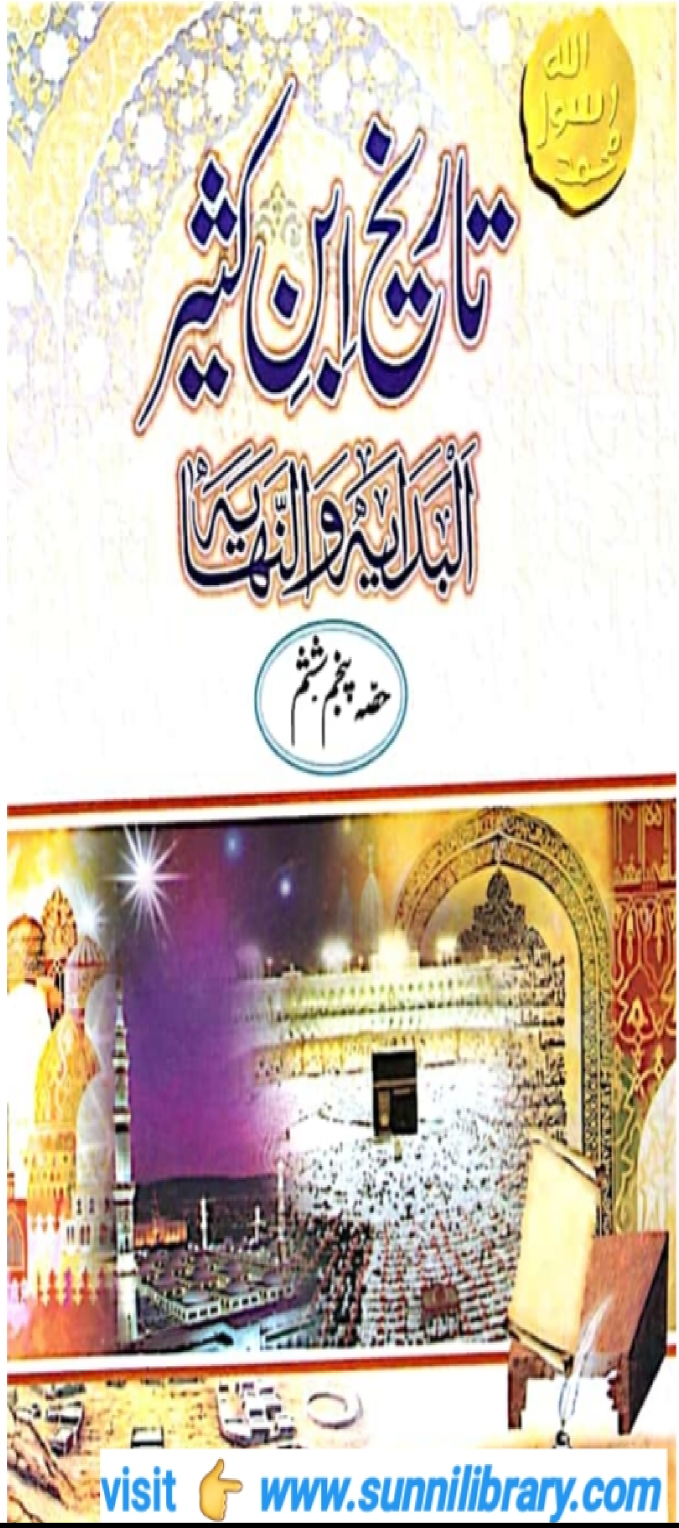

رسول اللہ ﷺ جس جگہ موجود ہیں بلاشک وہ مقام جنت کے ٹکڑوں میں سے ایک ٹکڑا ہے۔ اور رسول اللہ ﷺ کے رفیق حضرات شیخین کریمین رضوان اللہ عنہم بھی اسی جنت کے ٹکڑے میں قرب رسول ﷺ میں موجود۔ سبحان اللہ۔

تاریخ ابن کثیر۔ جلد پنجم۔صفحہ 370

آپ ﷺ کی قبر کا بیان

تواتر سے معلوم ہوا ہے کہ آپ کو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں دفن کیا گیا جو آپ کی مسجد کے مشرق میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لیے مخصوص تھا اور جو حجرہ کے سامنے کے مغربی کونے میں ہے پھر بعد ازاں اس میں حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو بھی دفن کیا گیا۔

اور امام بخاری بیان کرتے ہیں کہ محمد بن مقاتل نے ہم سے بیان کیا کہ ابوبکر بن عیاش نے بحوالہ سفیان التمار ہم سے بیان کیا کہ اس نے اسے بتایا کہ اس نے حضرت نبی کریم ﷺ کی قبر کو کوہان نما دیکھا ہے' بخاری اس کی روایت میں متفرد ہیں اور ابوداؤد بیان کرتے ہیں کہ احمد بن صالح نے ہم سے بیان کیا کہ ابن ابی فدیک نے ہم سے بیان کیا کہ عمرو بن عثمان بن ہانی نے بحوالہ قاسم مجھے بتایا کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس جا کر آپ سے کہا اے میری ماں! میرے لیے رسول اللہ ﷺ اور آپ کے صاحبین کی قبور کو ظاہر کریں تو آپ نے میرے لیے تین قبور کو ظاہر کیا جو نہ اونچی تھیں اور نہ زمین کے ساتھ لگی ہوئی تھیں' اور سرخ صحن کے نشیب میں بچھی ہوئی تھیں جن کی شکل یہ تھی:

حضرت نبی کریم ﷺ

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ

ابوداؤد اس کی روایت میں متفرد ہیں' اور حاکم اور بیہقی نے اسے ابن ابی فدیک کی حدیث سے عمرو بن عثمان سے بحوالہ قاسم روایت کیا ہے۔ وہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت نبی کریم ﷺ کو مقدم دیکھا اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا سر حضرت نبی کریم ﷺ کے دونوں کندھوں کے درمیان ہے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا سر حضرت نبی کریم ﷺ کے پاؤں کے پاس ہے۔

امام بیہقی بیان کرتے ہیں کہ یہ روایت بتاتی ہے کہ ان کی قبور ہموار ہیں کیونکہ سنگریزے ہموار جگہ پر ہی ٹک سکتے ہیں۔ اور بیہقی کی یہ عجیب بات ہے کیونکہ روایت میں کہیں سنگریزوں کا ذکر نہیں پایا جاتا' اس لحاظ سے ممکن ہے کہ آپ کی قبر کوہان نما ہو اور اس میں مٹی سے سنگریزے گڑے ہوئے ہوں۔ اور واقدی نے عن الدراوردی عن جعفر بن محمد عن ابیہ روایت کی ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ کی قبر ہموار بنائی گئی ہے۔ اور امام بخاری بیان کرتے ہیں کہ فروہ بن ابی المغراء نے ہم سے بیان کیا کہ علی بن مسہر نے

عن ہشام عن عروہ عن ابیہ ہم سے بیان کیا کہ جب ولید بن عبدالملک کے زمانے میں ان پر دیوار گر پڑی تو انہوں نے اس کی تعمیر شروع کردی تو ان کو قدم نظر آئے تو وہ ڈر گئے اور خیال کرنے لگے کہ یہ حضرت نبی کریم ﷺ کے قدم ہیں اور انہوں نے کوئی ایسا آدمی نہ پایا جو اس بات کو جانتا ہو یہاں تک کہ عروہ نے انہیں کہا کہ خدا کی قسم یہ حضرت نبی کریم ﷺ کے قدم نہیں' یہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے قدم ہیں' اور ہشام نے اپنے باپ سے بحوالہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا روایت کی ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو وصیت کی کہ مجھے ان کے ساتھ دفن نہ کرنا' مجھے البقیع میں میری ساتھی عورتوں کے ساتھ دفن کرنا' میں اس لائق کبھی نہ ہوں گی۔

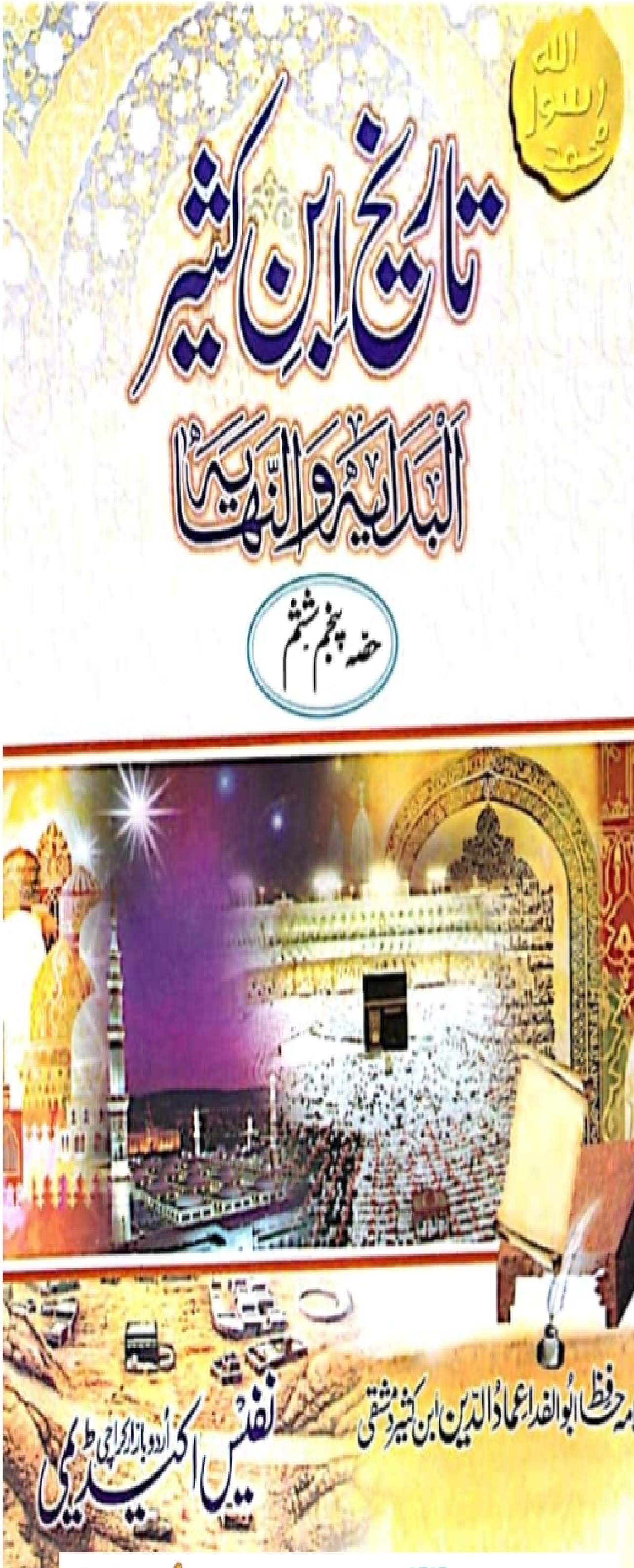

visit 👉 www.sunnilibrary.com

رسول اللہ ﷺ کی وفات پیر کے روز ہوئی اور منگل کے روز رسول اللہ ﷺ کی تدفین کی گئی۔

تاریخ ابن کثیر۔ جلد پنجم۔ صفحہ 369.

سعید بن منصور نے ہم سے بیان کیا کہ سفیان نے عن جعفر بن محمد عن ابیہ اور عن ابن جریج عن ابی جعفر ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سوموار کے روز وفات پائی اور اس روز اور اس رات اور منگل کے روز دن کے آخر تک آپ پڑے رہے اور یہ قول غریب ہے اور مشہور وہی بات ہے جسے ہم پہلے بیان کر چکے ہیں کہ آپ نے سوموار کے روز وفات پائی اور بدھ کی شب کو دفن ہوئے۔

اور اس بارے میں غریب اقوال میں سے یہ قول بھی ہے جسے یعقوب بن سفیان نے عن عبدالحمید بن بکار عن محمد بن شعیب عن ابی النعمان عن مکحول روایت کیا ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سوموار کے روز پیدا ہوئے اور سوموار کے روز آپ پر وحی آئی اور سوموار کے روز آپ نے ہجرت کی اور سوموار کے روز آپ نے ساڑھے باسٹھ سال کی عمر میں وفات پائی اور آپ دفن ہوئے بغیر تین دن پڑے رہے لوگ گروہ در گروہ آپ کے پاس آ کر نماز پڑھتے اور صف نہ بناتے اور کوئی شخص ان کی امامت نہ کرتا، راوی کا یہ قول کہ ''آپ دفن ہوئے بغیر تین دن پڑے رہے'' غریب قول ہے اور صحیح یہ ہے کہ آپ سوموار کا بقیہ دن اور منگل کا پورا دن پڑے رہے اور بدھ کی شب کو دفن ہوئے جیسا کہ ہم پہلے بیان کر آئے ہیں۔ واللہ اعلم

اور اس کے خلاف وہ روایت ہے جسے سیف نے ہشام سے اس کے باپ کے حوالے سے بیان کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے سوموار کے دن وفات پائی اور سوموار کے دن آپ کو غسل دیا گیا اور منگل کی شب کو آپ دفن کیے گئے، سیف بیان کرتے ہیں کہ یحییٰ بن سعید نے ایک دفعہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے اس قول کو پورا بیان کیا ہے اور یہ بہت غریب ہے اور واقدی بیان کرتا ہے کہ عبداللہ بن جعفر نے عن ابن ابی عون عن ابی عتیق عن جابر بن عبداللہ ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ کی قبر پر پانی چھڑکا گیا جسے حضرت بلال بن رباح رضی اللہ عنہ نے ایک مشکیزے سے چھڑکا آپ نے آپ کے سر کے دائیں پہلو سے آغاز کیا یہاں تک کہ آپ کے پاؤں تک پہنچ گئے پھر آپ نے پانی کو دیوار پر سے پھینکا مگر وہ دیوار سے گذر نہ سکا اور سعید بن منصور عن الدراوردی عن یزید ° بن عبداللہ بن ابی یمن عن ام سلمہ روایت کرتے ہیں آپ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سوموار کے روز وفات پائی اور منگل کے روز دفن ہوئے۔

اور ابن خزیمہ بیان کرتے ہیں کہ مسلم بن حماد نے اپنے باپ سے عن عبداللہ بن عمر عن ریب عن ابن عباس رضی اللہ عنہما ہم سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سوموار کے روز وفات پائی اور منگل کے روز دفن ہوئے، واقدی بیان کرتا ہے کہ ابی ابن عیاش بن سہل بن سعید نے اپنے باپ کے حوالے سے مجھ سے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے سوموار کے روز وفات پائی اور منگل کی شب کو دفن ہوئے اور ابوبکر بن ابی الدنیا بحوالہ محمد بن سعد بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ۱۲ ربیع الاول کو سوموار کے روز وفات پائی اور منگل کے روز دفن ہوئے اور عبداللہ بن محمد بن ابی الدنیا بیان کرتے ہیں کہ حسن بن اسرائیل ابو محمد النہر تیری نے ہم سے بیان کیا کہ عیسیٰ بن یونس نے بحوالہ اسمٰعیل بن ابی خالد ہم سے بیان کیا کہ میں نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے سوموار کے روز وفات پائی اور منگل کے روز دفن ہوئے اور یہی بات حضرت سعد بن المسیب، ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن اور ابو جعفر الباقر بیان کرتے ہیں۔

° المطبوعہ میں یزید بن عبداللہ کی بجائے شریک بن عبداللہ ہے۔

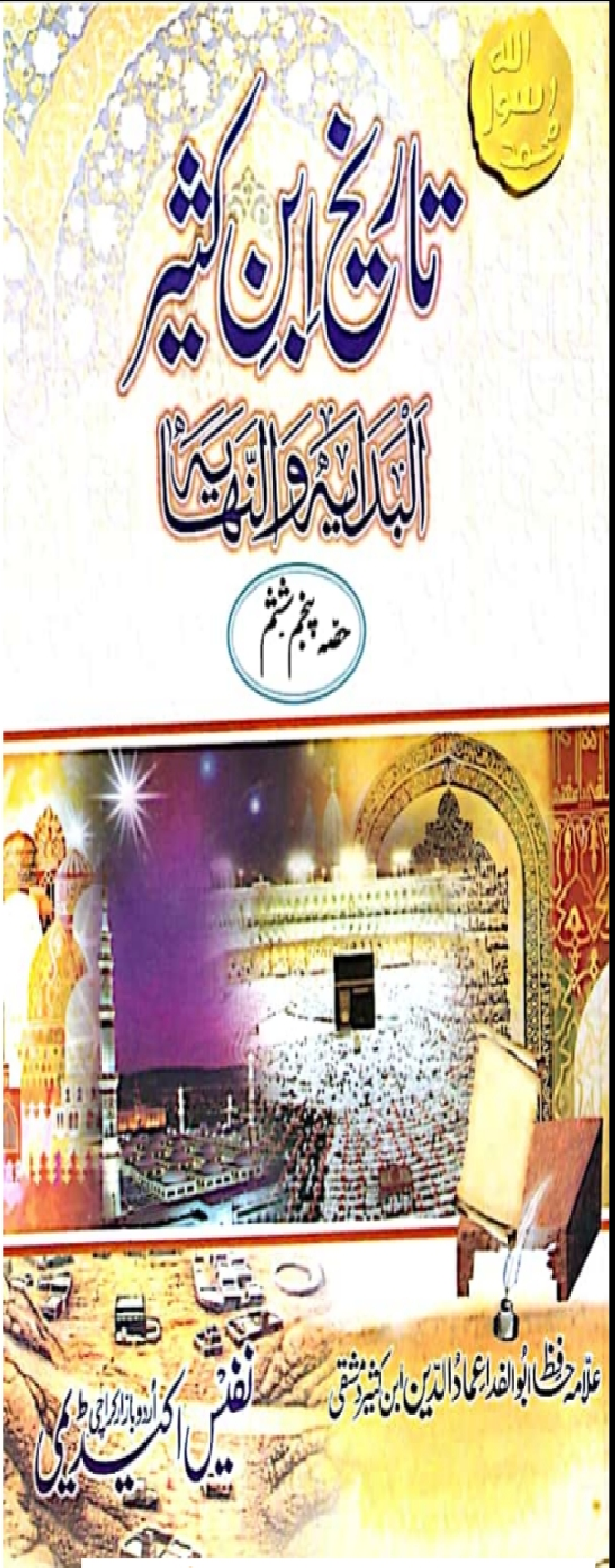

visit 👉 www.sunnilibrary.com

13

جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

پھر حضرت علیؑ دس دس مہاجرین اور انصار کو حجرۂ مبارکہ میں جنازہ کے لیے داخل کرتے رہے پس وہ لوگ نماز جنازہ پڑھتے اور نکلتے رہے۔

حتی لم یبق من المهاجرین والنصار الا صلی علیه

یہاں تک کہ مہاجرین وانصار میں سے کوئی ایسا نہ رہا جس نے آں حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ نہ پڑھا ہو

الحبشية لولا كتاب من الله سبق وعهد من رسول الله تقدَّم لأُريك أينا أضعف ناصراً وأقل عدداً .

ثم التفت إلى أصحابه فقال : انصرفوا رحمكم الله ، فوالله لا دخلت المسجد إلا كما دخل أخواي موسى وهارون ، إذ قال له أصحابه : ﴿ فاذهب أنت وربك فقاتلا إنا هيهنا قاعدون ﴾[١] والله لادخلته إلا لزيارة رسول الله (ص) أو لقضية أقضيها فإنَّه لا يجوز بحجة أقامها رسول الله (ص) أن يترك الناس في حيرة .

وعن عبد الله بن عبد الرَّحمان قال : ثم إنَّ عمر احتزم بأزاره وجعل يطوف بالمدينة وينادي : ألا إنَّ أبا بكر قد بويع له فهلموا إلى البيعة ، فينثال[٢] الناس يبايعون ، فعرف أنَّ جماعة في بيوت مستترون ، فكان يقصدهم في جمع كثير ويكبسهم ويحضرهم المسجد فيبايعون حتى إذا مضت أيام أقبل في جمع كثير إلى منزل علي (ع) فطالبه بالخروج فأبى ، فدعا عمر بحطب ونار وقال : والذي نفس عمر بيده ليخرجن أو لأحرقنَّه على ما فيه . فقيل له : إنَّ فاطمة بنت رسول الله وولد رسول الله وآثار رسول الله (ص) فيه ، وأنكر الناس ذلك من قوله .

فلما عرف انكارهم قال : ما بالكم أتروني فعلت ذلك إنَّما أردت التهويل ، فراسلهم علي أن ليس إلى خروجي حيلة لأنِّي في جمع كتاب الله الذي قد نبذتموه وألهتكم الدنيا عنه ، وقد حلفت أن لا أخرج من بيتي ولا أدع ردائي على عاتقي حتى أجمع القرآن .

قال : وخرجت فاطمة بنت رسول الله (ص) إليهم فوقفت خلف الباب ثم قالت : لا عهد لي بقوم أسوأ محضراً منكم ، تركتم رسول الله (ص) جنازة بين أيدينا وقطعتم أمركم فيما بينكم ولم تؤمِّرونا ولم تروا لنا حقاً ، كأنَّكم لم تعلموا ما قال يوم غدير خم ، والله لقد عقد له يومئذ الولاء ليقطع منكم بذلك منها الرجاء ولكنَّكم قطعتم الأسباب بينكم وبين نبيِّكم ، والله حسيب بيننا وبينكم في الدنيا والآخرة .

وفي رواية سليم بن قيس الهلالي[٣] عن سلمان الفارسي رضي الله عنه أنَّه قال : أتيت علياً (ع) وهو يغسِّل رسول الله (ص) ، وقد كان أوصى أن لا يغسِّله غير علي (ع) وأخبر أنَّه لا يريد أن يقلب منه عضواً إلا قلب له ، وقد قال أمير المؤمنين (ع) لرسول الله (ص) : من يعينني على غسلك يا رسول الله ؟ قال جبرئيل .

فلما غسَّله وكفَّنه أدخلني وأدخل أبا ذر والمقداد وفاطمة وحسناً وحسيناً (ع) فتقدَّم وصففنا خلفه فصلّى عليه وعائشة في الحجرة لا تعلم قد أخذ جبرئيل ببصرها ثم أدخل عشرة من المهاجرين وعشرة من الأنصار فيصلّون ويخرجون ، حتى لم يبق من المهاجرين والأنصار إلا صلّى عليه .

الاحتجاج

تأليف

أبي منصور أحمد بن علي بن أبي طالب الطبرسي

من علماء القرن السادس

تعليقات وملاحظات

السيد محمد باقر الموسوي الخرسان

الجزء الأول

منشورات

مؤسسة الأعلمي للمطبوعات - مؤسسة أهل البيت ع

بيروت - لبنان

10

جنازہ رسول اللہ ﷺ

کوئی ایک بھی صحابی رسول اللہ ﷺ کی جنازہ پڑھنے سے نہ رہا۔

حتی لم یبق احد من المهاجرين والانصار الا صلی

تمام (مہاجرین وانصار) صحابہؓ نے رسول اللہ ﷺ کا نماز جنازہ ادا کیا۔

شیعہ کی معتبر کتاب، اصول کافی کی شرح مراۃ العقول سے ثبوت

يصلّون على النبيّ يا أيّها الّذين آمنوا صلّوا عليه وسلّموا تسليماً ، فيقول القوم كما يقول حتّى صلّى عليه أهل المدينة وأهل العوالي .

٣٦ ـ محمّد بن يحيى ، عن سلمة بن الخطّاب ، عن عليّ بن سيف ، عن أبي المغرا ، عن عقبة بن بشير ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال النبي صلى الله عليه وآله لعليّ عليه السلام : يا عليّ ادفنّي في هذا المكان وارفع قبري من الارض أربع أصابع ورشّ عليه من الماء

٣٧ ـ عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن ابن أبي عمير ، عن حمّاد ، عن الحلبيّ

في الحجرة لا تعلم قد أخذ جبرئيل ببصرها ، ثمّ أدخل عشرة من المهاجرين وعشرة من الانصار فيصلّون ويخرجون حتى لم يبق أحد من المهاجرين والانصار إلاّ صلّى عليه الخبر .

وقال المفيد قدّس سره في الارشاد : فلما فرغ أمير المؤمنين عليه السلام من غسله وتجهيزه تقدّم فصلّى عليه وحده ولم يشركه معه أحد في الصلاة عليه ، وكان المسلمون في المسجد يخوضون فيمن يؤمّهم في الصلاة عليه وأين يدفن ، فخرج اليهم أمير المؤمنين عليه السلام فقال لهم : انّ رسول الله إمامنا حيّاً وميّتاً فيدخل إليه فوج بعد فوج منكم فيصلّون عليه بغير إمام وينصرفون ، وانّ الله تعالى لم يقبض نبيّاً في مكان إلاّ وقد ارتضاه لرمسه فيه وانّي دافنه في حجرته التي قبض فيها فسلم القوم لذلك ورضوا به ، انتهى .

وأقول : الخبر الاوّل أوثق وأوفق .

الحديث السادس والثلاثون : ضعيف .

ويدلّ على استحباب رفع القبر أربع أصابع ، والظاهر أنّها المفرّجات ، ورشّ الماء (١) كما سيأتي في كتاب الجنائز إنشاء الله تعالى .

الحديث السابع والثلاثون : حسن كالصحيح .

والبقيع ، بفتح الباء وكسر القاف الموضع فيه أروم الشجر من ضروب شتّى ،

مِرآةُ العُقول

في شرح أخبار آل الرسول

تاليف

العلامة شيخ الاسلام المولى محمد باقر المجلسي رحمه الله

شرح كتاب الكافي لثقة الاسلام الكليني المتوفى سنة ٣٢٨

الجزء الخامس

RADDE RAFIZIYAT

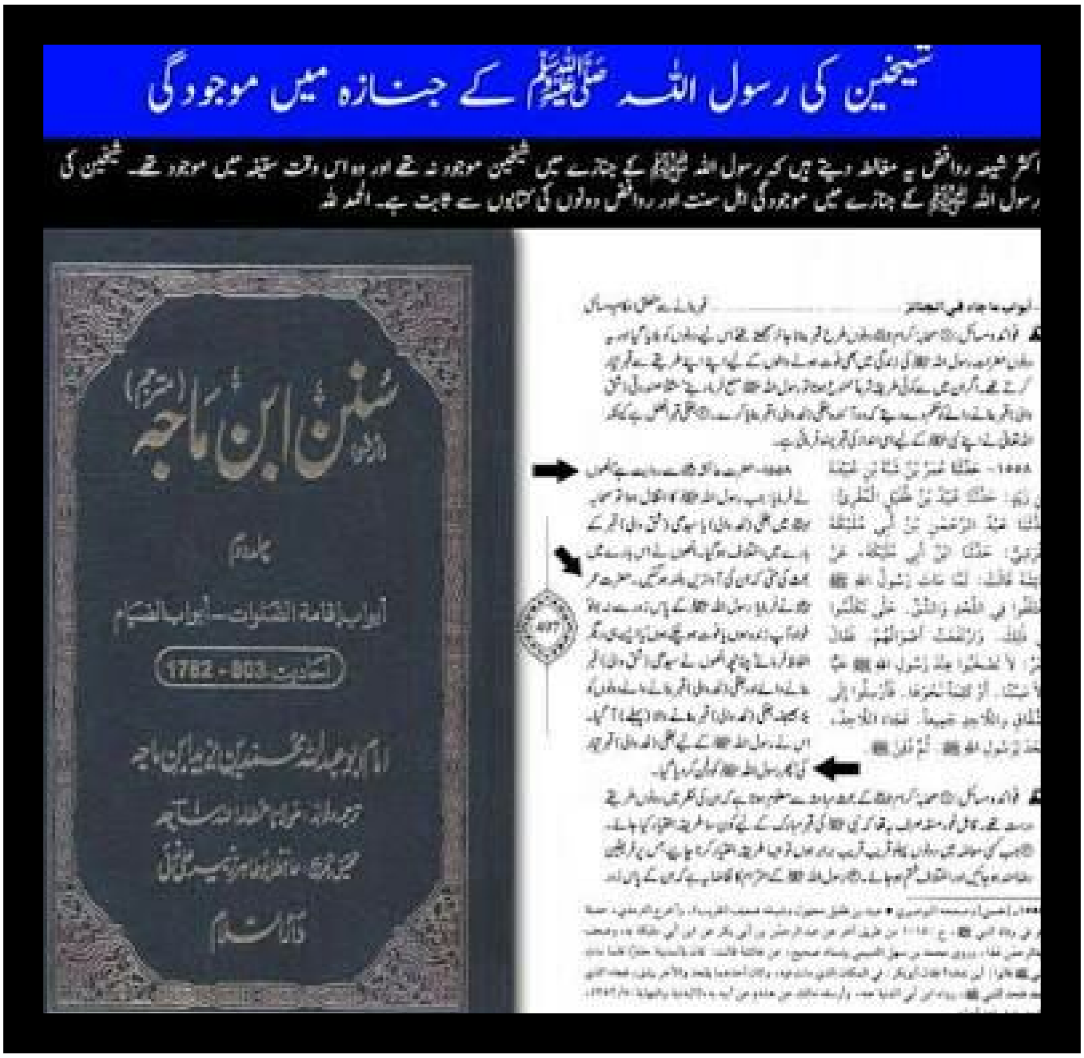
شیخین کی رسول اللہ ﷺ کے جنازہ میں موجودگی
اکثر شیعہ روافض یہ مغالطہ دیتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے جنازے میں شیخین موجود نہ تھے اور وہ اس وقت سقیفہ میں موجود تھے۔ شیخین کی رسول اللہ ﷺ کے جنازے میں موجودگی اہل سنت اور روافض دونوں کی کتابوں سے ثابت ہے۔ الحمد للہ
سنن ابن ماجہ (مترجم)
جلد دوم
أبواب إقامة الصلوات - أبواب الصيام
احادیث 803 - 1782
دارالسلام

جنازہ رسول ﷺ کا ثبوت شیعہ کتاب سے

تمام صحابہ کرام تین دن تک رسول اللہ ﷺ کا نمازجنازہ ادا کرتے رہے۔

تاریخ یعقوبی جلد دوم صفحہ 182

بلاشبہ ہر مرنے والے کا اللہ کے بارے میں خلف ہوتا ہے اور ہر مصیبت کا صبر ہوتا ہے اللہ تعالیٰ تمہارے اجر کو بڑا کرے۔ والسلام ورحمۃ اللہ،

جعفر بن محمد سے دریافت کیا گیا تم کسے دیکھتے تھے؟ اس نے کہا جبرل کو اور آپ کو دو صحاری کپڑوں اور یمنی چادر میں کفن دیا گیا اور آپ کی قبر میں حضرت علیؓ بن ابی طالب اور حضرت عباس بن عبدالمطلب اترے اور بعض کا قول ہے کہ حضرت فضل بن عباس اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام شقران اترے اور انصار نے کہا جیسے ہمیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زندگی میں حصہ حاصل تھا اسی طرح آپ کی وفات میں بھی ہمیں حصہ دو، حضرت علیؓ نے کہا، تم میں سے ایک شخص اترے تو انھوں نے بنی الحبلی کے ایک شخص اوس بن خولی کو اتارا اور آپ کی قبر، حضرت ابوطلحہ بن سہل انصاری نے کھودی اور مدینہ میں ان کے اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح کے سوا اور کوئی قبر کھودنے والا نہ تھا اور حضرت ابوعبیدہ بن الجراح درمیان سے کھودتے تھے اور حضرت ابوطلحہ، لحد بناتے تھے اور بعض کا قول ہے کہ ان دونوں نے کھدائی میں سبقت کی اور حضرت ابوطلحہؓ نے کھودنے میں سبقت کی اور کئی روز آپ کا جنازہ پڑھا گیا، لوگ آتے اور ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتے اور آپ کو بذھ کی رات کے ایک حصے میں دفن کیا گیا اور آپ کے نیچے آپ کے غالیچے کا ایک ٹکڑا رکھا گیا اور وہ سرخ کپڑے کا تھا اور آپ کی قبر کو چوکور بنایا گیا اور جب آپ فوت ہو گئے تو لوگوں نے کہا ہمارا خیال تھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم زمین پر طالب آنے تک فوت نہیں ہوں گے اور حضرت عمرؓ نے باہر آ کر کہا خدا کی قسم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ فوت ہوئے ہیں اور نہ فوت ہوں گے آپ صرف غائب ہوئے ہیں جیسے حضرت موسیٰ بن عمران چالیس راتیں غائب ہوئے تھے آپ پھر واپس آئیں گے، خدا کی قسم وہ لوگوں کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیں گے اور حضرت ابوبکرؓ نے کہا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے

esented by www.ziaraat.com

شیخین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ میں

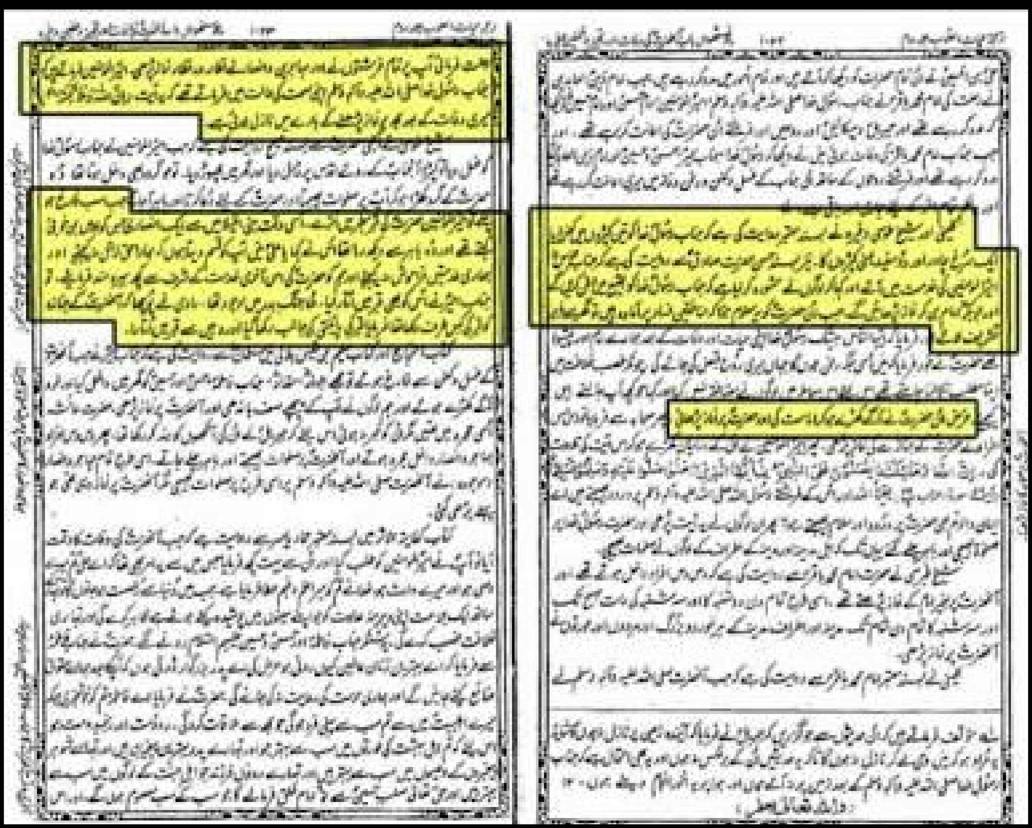

RADDE RAFZIYAT

1

جنازہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مہاجرین وانصار) خصوصاً سیدنا ابو بکرؓ وسیدنا عمرؓ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا جنازہ ادا کیا۔

صرف طبقات ابن سعد میں اس پر ۱۴ مختلف روایتیں موجود ہیں۔

دیا گیا' عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اس حلے ... کہ مجھے اسی میں کفن دیا جائے' وہ اسے رکھے رہے پھر انہوں ... کے لیے اختیار کرتا' مجھے اس کی حاجت نہیں' لوگوں کو ان کی ...

عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ ...

ایوب سے مروی ہے کہ ابوقلابہ نے ... اختلاف کرنے سے تعجب نہیں ہے۔

جسد رسالت پر حنوط (خوشبو) کا استعمال:

حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ... میں لگائی جاتی ہے)۔

ہارون بن سعد سے مروی ہے کہ کچھ ... کہا یہ مشک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حنوط سے بچی ہوئی ...

جابر سے مروی ہے کہ میں نے ابوجعفر ... تو انہوں نے کہا مجھے نہیں معلوم۔

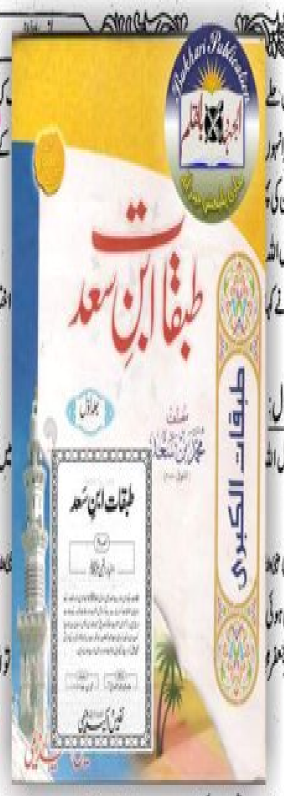

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز جنازہ:

(1) حسن رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ آپ کو لوگوں نے غسل دیا' کفن پہنایا اور حنوط لگایا پھر آپ کو ایک تابوت میں رکھ دیا گیا اور مسلمانوں کے گروہ گروہ کر کے لائے گئے جو کھڑے ہو کر آپ پر نماز پڑھتے تھے پھر وہ باہر چلے جاتے تھے اور دوسرے داخل ہوتے تھے یہاں تک کہ سب لوگوں نے آپ پر نماز پڑھ لی۔

(2) عبدالرحمن بن حرملہ سے مروی ہے کہ انہوں نے سعید بن المسیب رحمہ اللہ کو کہتے سنا کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کو تابوت پر رکھ دیا گیا' لوگ گروہ گروہ ہو کر آپ کے پاس آتے تھے آپ پر نماز پڑھتے تھے اور باہر ہو جاتے تھے' کسی نے ان کی امامت نہیں کی۔

(3) ابن شہاب سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک تابوت پر رکھ دیئے گئے' مسلمان گروہ گروہ کر کے داخل ہوتے تھے اور اس طرح آپ پر نماز وسلام پڑھتے تھے کہ ان کا کوئی امام نہ تھا۔

(4) زہری سے مروی ہے کہ ہمیں معلوم ہوا کہ لوگ گروہ گروہ ہو کر داخل ہوتے تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھتے تھے اور آپ کی نماز جنازہ میں ان کی امامت کسی نے نہیں کی۔

(5) ابوعسیم سے جو اس موقع پر حاضر تھے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ ہم کس طرح آپ کی نماز جنازہ پڑھیں' جواب ملا کہ اس دروازے سے باہر چلے جاؤ۔

(6) ابوحازم المدنی سے مروی ہے کہ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ نے اٹھا لیا تو مہاجرین گروہ گروہ ہو کر داخل ہوئے' آپ پر نماز پڑھتے تھے اور باہر چلے جاتے تھے پھر اسی طریقے پر انصار داخل ہوئے پھر اہل مدینہ یہاں تک کہ جب مرد فارغ ہو گئے تو عورتیں داخل ہوئیں ان سے کسی ایسے طریقے پر آواز وفریاد ہوئی جیسی ان سے ہوتی ہے تو انہوں نے گھر میں ایک دھماکے کی آواز سنی' جس سے وہ منتشر ہو گئیں اور ساکت ہو گئیں' پھر کسی کہنے والے نے کہا کہ "اللہ کے نام میں ہر مرنے والے سے تسلی ہے' ہر مصیبت کا عوض ہے' ہر فوت شدہ کا بدلہ ہے' مجبور وہ ہے جس کا نقصان ثواب نے پورا کر دیا ہو اور مصیبت زدہ وہ ہے جس کا نقصان ثواب نے پورا نہ کیا ہو۔

(8) ابی بن عباس بن سہل بن سعد الساعدی نے اپنے والد سے اور انہوں نے ان کے دادا سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ اپنے کفنوں میں رکھ دیئے گئے پھر آپ کو تابوت پر رکھا گیا' لوگ ایک ایک گروہ ہو کر آپ پر نماز پڑھتے تھے ان کا امام کوئی نہ تھا' پہلے مرد داخل ہوئے انہوں نے نماز پڑھی پھر عورتیں۔

(9) عبدالحمید بن عمران بن ابی انس نے اپنے والد سے اور انہوں نے اپنی والدہ سے روایت کی کہ میں بھی ان لوگوں میں تھی جو نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر داخل ہوئے' آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے تابوت پر تھے ہم عورتیں صف بہ صف ہو کر کھڑی ہوتی تھیں' ہم دعا کرتے تھے اور آپ پر نماز پڑھتے تھے آپ شب چہار شنبہ کو دفن ہوئے۔

(10) موسیٰ بن محمد بن ابراہیم بن الحارث التیمی سے مروی ہے کہ میں نے یہ مضمون ایک کاغذ میں پایا جس میں میرے والد کا خط ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو کفن دے دیا گیا اور آپ اپنے تابوت پر رکھ دیئے گئے تو ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما داخل ہوئے دونوں نے کہا: "السلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' ان دونوں کے ہمراہ اسی قدر جماعت مہاجرین وانصار کی تھی' جس قدر گھر میں گنجائش تھی' انہوں نے بھی اسی طرح سلام کیا' جس طرح ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے سلام کیا' سب نے اسی طرح چند صفیں بنالیں کہ اس پر ان کا امام کوئی نہ تھا' ابوبکر وعمر رضی اللہ عنہما نے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب ہی صف اول میں تھے کہا۔

اے اللہ ہم لوگ گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا آپ نے پہنچا دیا' آپ نے اپنی امت کی خیر خواہی کی راہ خدا میں جہاد کیا یہاں تک کہ اللہ نے اپنے دین کو غالب کر دیا اور اس کے کلمات پورے ہو گئے آپ اسی پر ایمان لائے جو یکتا ہے کہ اس کا کوئی شریک نہیں' اے ہمارے معبود ہمیں بھی ان لوگوں میں کر جو اس کلام کی پیروی کریں جو آپ کے ہمراہ نازل کیا گیا' اس طرح ہمیں اور آپ کو جمع کر دے کہ آپ ہمیں پہچان لیں اور ہم آپ کو پہچان لیں' بے شک آپ مومنین کے ساتھ بڑے مہربان اور رحم کرنے والے تھے ہم ایمان کے عوض میں بدل نہیں چاہتے اور نہ ہم کبھی اس کے عوض میں قیمت چاہتے ہیں"۔

لوگ آمین آمین کہہ رہے تھے' ایک گروہ نکلتا تھا تو دوسرا داخل ہوتا تھا' یہاں تک کہ مردوں نے آپ پر نماز پڑھی' پھر عورتوں نے اور بچوں نے جب نماز سے فارغ ہو گئے تو آپ کے مقام قبر میں انہوں نے گفتگو کی۔

(11) عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ سب سے پہلے جس نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم پر نماز پڑھی وہ عباس بن عبدالمطلب اور بنی ہاشم تھے' وہ باہر آئے اور مہاجرین وانصار داخل ہوئے پھر گروہ گروہ ہو کر اور لوگ' جب مردوں پڑھ چکے تو کچھ شخص ہتے کے پیچھے آپ کے

پاس داخل ہوئے بعد کو عورتیں' عائشہ رضی اللہ عنہا سے بھی مثل حدیث ابن ابی سبرہ (جو اوپر مذکور ہے) مروی ہے۔

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دوشنبہ کو آفتاب ڈھلے سے سہ شنبہ کو آفتاب ڈھلے تک تابوت میں رہے' لوگوں نے آپ کے تابوت پر جو آپ کی قبر کے کنارے سے قریب تھا نماز پڑھی' جب انہوں نے آپ کو قبر میں اتارنے کا ارادہ کیا تو تابوت کو آپ کے پاؤں کی جانب سرکا دیا اور اسی جگہ سے آپ داخل کر دیئے گئے' آپ کی قبر میں عباس بن عبدالمطلب' فضل بن عباس' قثم بن ابی طالب اور شقران رضی اللہ عنہم داخل ہوئے۔

(12) علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تابوت میں رکھ دیئے گئے تو میں نے کہا کہ کوئی شخص آپ کے آگے کھڑا نہ ہو' شاید وہی تمہاری امامت کریں جو تمہارے زندہ ومردہ کے امام تھے' لوگ ایک ایک گروہ کر کے داخل ہوتے تھے اور ایک ایک صف کر کے اس طرح آپ پر نماز پڑھتے تھے کہ ان کا کوئی امام نہ تھا' لوگ تکبیر کہہ رہے تھے اور میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قریب کھڑا ہوا یہ کہہ رہا تھا:

(سلام علیک ایہا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اللّٰہم انا نشہد ان قد بلغ ما انزل اللہ ونصح لامتہ وجاہد فی سبیل اللہ حتیٰ اعز اللہ دینہ وتمت کلمتہ اللّٰہم فاجعلنا ممن یتبع ما انزل اللہ الیہ و ثبتنا بعدہ واجمع بیننا وبینہ).

"اے نبی سلام علیک ورحمۃ اللہ وبرکاتہ' اے اللہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ پر جو کچھ نازل کیا گیا وہ آپ نے پہنچا دیا' اور اپنی امت کی خیر خواہی کی' اللہ کے راستے میں یہاں تک جہاد کیا کہ اللہ نے اپنا دین غالب کر دیا اور اس کی بات پوری ہو گئی' اے اللہ ہمیں ان لوگوں میں کر جو لوگ کہ جو کچھ آپ پر نازل کیا گیا اس کی پیروی کرتے ہیں' آپ کے بعد ہمیں ثابت قدم رکھ اور ہمیں آپ کو جمع کر دے"۔

لوگ آمین آمین کہہ رہے تھے یہاں تک کہ مردوں نے آپ پر نماز پڑھی پھر عورتوں نے اور بچوں نے۔

(13) عمر بن محمد بن عمر نے اپنے والد سے روایت کی کہ سب سے پہلے جو لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئے وہ بنی ہاشم تھے پھر مہاجرین اور انصار پھر اور لوگ یہاں تک کہ وہ فارغ ہو گئے تو عورتیں اور بچے۔

(14) جعفر بن محمد نے اپنے والد سے روایت کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر بغیر امام کے اس طرح نماز پڑھی گئی کہ مسلمان گروہ گروہ ہو کر پاس آتے نماز پڑھتے جب فارغ ہوتے تو عمر رضی اللہ عنہ ندا دیتے کہ جنازہ اور اہل جنازہ کو چھوڑ دو۔

روضۂ انور (آرام گاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم):

عروہ نے اپنے والد سے روایت کی کہ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی تو آپ کے اصحاب باہم مشورہ کرنے لگے کہ آپ کو کہاں دفن کریں' ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ کو وہیں دفن کرو جہاں اللہ نے آپ کو وفات دی' فرش اٹھایا گیا اور آپ اس کے نیچے دفن کیے گئے۔

ابی سلمہ بن عبدالرحمن و یحییٰ بن عبدالرحمن بن حاطب سے مروی ہے کہ ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں دفن

2

جنازہ رسول اللہ ﷺ

تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (مردوں، عورتوں یہاں تک کہ تمام بچوں) نے بھی نبی کریم ﷺ کا نماز جنازہ ادا کیا۔

تاریخ ابن خلدون۔ جلد دوم (حصہ اول) صفحہ ۱۷۱

اختلاف ہوا کوئی کہتا تھا کہ لحد (صندوقی) قبر کھودی جائے اور کسی کی رائے بغلی قبر بنانے کی تھی۔ حضرت عباسؓ نے دو شخصوں کو ان دونوں آدمیوں کو بلانے کو بھیجا اور اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی کہ جو قبر اپنے نبی ﷺ کے لئے پسند کرتا ہو اس کو بھیج۔ پس وہی شخص پہلے آیا جو قبر صندوقی بناتا تھا یعنی ابوطلحہؓ زید بن سہیل یہی اہل مدینہ کی قبر کھودا کرتے تھے۔ چنانچہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے لئے صندوقی قبر بنائی۔

جب بروز منگل آپ کی تجہیز سے فراغت ہوئی اور آپ کو آپ کے مکان کے (تخت) پر رکھا۔ تو پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے آپ کے مقامِ دفن میں اختلاف کیا۔ بعض کہتے تھے کہ مسجد مبارک میں دفن کئے جائیں اور بعض کہتے تھے کہ اپنے ہی مکان میں۔ حضرت ابوبکرؓ صدیق نے کہا کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا ہے' آپ فرماتے ہیں کہ کسی نبی کی روح نہیں قبض کی گئی مگر وہ وہیں دفن کیا گیا جہاں پر اس کی روح قبض کی گئی ہے۔ لوگوں نے یہ سنتے ہی آپ کے فرش کو (جس پر آپ ﷺ کا انتقال ہوا تھا) اٹھا دیا اور اسی جگہ پر قبر کھود دی گئی۔ اس کے بعد گروہ کے گروہ پہلے مردوں نے' ان کے بعد عورتوں نے' ان کے بعد لڑکوں نے اور پھر غلاموں نے نماز پڑھنی شروع کر دی۔ کوئی کسی کی امامت نہ کرتا تھا۔ پھر آپ نصف شب بدھ کے دن دفن کئے گئے' حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ یہ واقعہ ربیع الاول کی بارہویں شب کا تھا۔ اس حساب سے ہجرت کے دس سال پورے ہو گئے تریسٹھ برس کی عمر میں آپ کا وصال ہوا لیکن بعض پینسٹھ' بعض ساٹھ بھی بتلاتے ہیں۔ واللہ اعلم۔

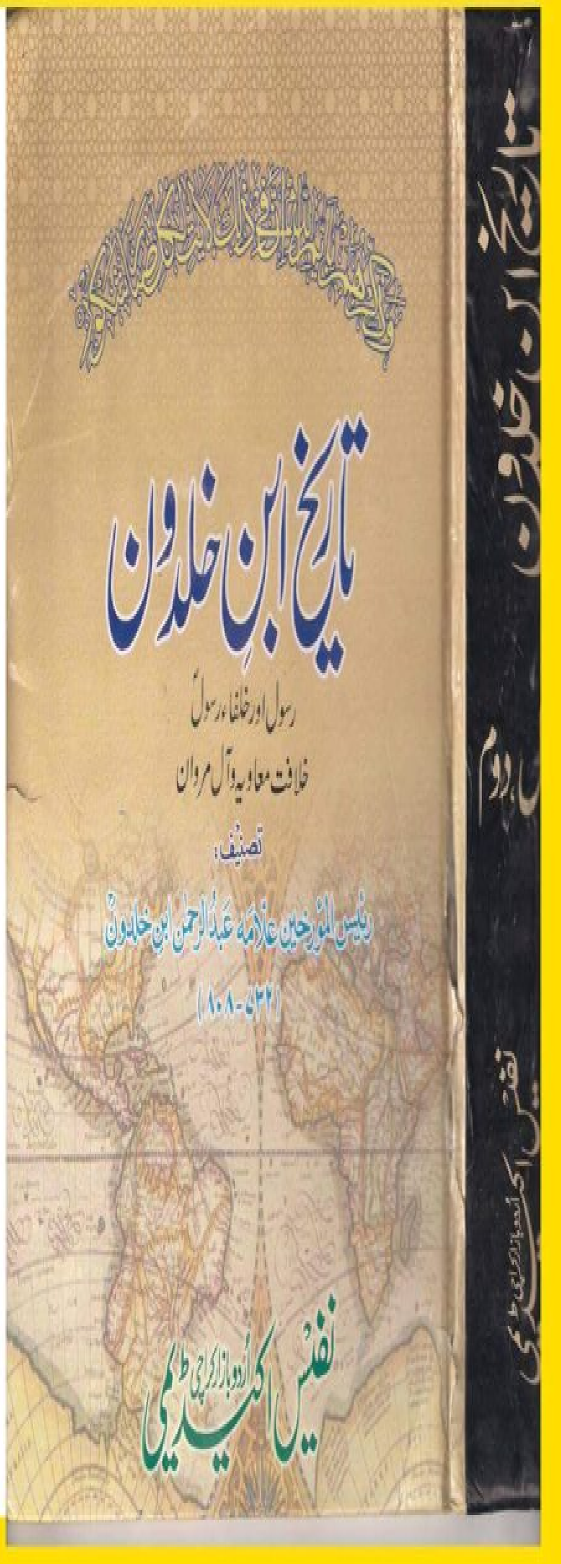

RADDE RAFiZiYAT

مدینہ اور اطراف مدینہ کے ہر بزرگ مردوں اور عورتوں نے آنحضرتؐ کی نماز جنازہ پڑھی

دو دن تک نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ ہوتی رہی ◈ شیعہ کتاب سے ثبوت کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نماز جنازہ حضرت ابو بکرؓ پڑھانا چاہتے تھے

شیعہ مصنف ملا باقر مجلسی کی معتبر کتاب حیات القلوب

علی بن الحسینؑ نے اُن تمام حضرات کو دیکھا کہ آئے ہیں اور تمام اُمور میں مدد کر رہے ہیں۔ جب امام زین العابدینؑ نے رحلت کی امام محمد باقرؑ نے جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، امیرالمومنینؑ، امام حسنؑ اور امام حسینؑ کو دیکھا کہ مدد کر رہے تھے اور جبرئیلؑ و میکائیلؑ اور روحیں اور فرشتے اُن حضرات کی اعانت کر رہے تھے۔ اور جب جناب امام محمد باقرؑ کی وفات ہوئی میں نے دیکھا کہ رسُولِ خدا، جناب امیرؑ، حسنؑ و حسینؑ اور امام زین العابدینؑ مدد کر رہے تھے اور فرشتے روحوں کے ساتھ اُن جناب کے غسل وکفن و دفن و نماز میں میری اعانت کر رہے تھے اور یہ حکم تمام ائمہ کے لیئے جاری اور باقی ہے۔ [1]

کلینی اور شیخ طوسی وغیرہ نے بسند معتبر روایت کی ہے کہ جناب رسُولِ خدا کو تین کپڑوں میں کفن دیا ایک سُرخ چادر اور دو سفید یمنی کپڑوں کا۔ نیز بسند حسن حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ جناب عباسؓ بن امیرالمومنینؑ کی خدمت میں آئے اور کہا کہ لوگوں نے مشورہ کر لیا ہے کہ جناب رسُولِ خدا کو بقیع میں دفن کریں گے اور ابو بکرؓ امام بن کر نماز پڑھائیں گے۔ جب اُن حضرتؑ کو یہ معلوم ہوا کہ منافقین فساد پر آمادہ ہیں تو گھر سے باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ ایّھا النّاس بیشک رسُولِ خدا اپنی حیات اور وفات کے بعد ہمارے امام اور پیشوا تھے حضرتؐ نے خود فرمایا کہ میں اُسی جگہ دفن ہوں گا جہاں میری رُوح قبض کی جائے گی۔ چونکہ غصب خلافت میں اپنا مطلب نکالنا چاہتے تھے اس لیئے اس معاملہ میں لوگوں نے مضائقہ نہیں کیا اور کہا جو کچھ آپ جانتے ہیں کیجیئے۔ غرض اُن حضرتؑ نے آگے کھڑے ہو کر امامت کی اور حضرتؐ پر نماز پڑھائی۔ پھر صحابہ سے فرمایا تو دس دس افراد نے حضرتؐ کے جنازے کی نماز پڑھی۔ پھر امیرالمومنینؑ نے اُن کے درمیان کھڑے ہو کر اس آیت کی تلاوت کی:- اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (آیت ۵۶ سورۃ احزاب پ۲۲) یقیناً اللہ اور اُس کے فرشتے رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود بھیجتے ہیں اے ایمان والو تم بھی حضرتؐ پر درُود اور سلام بھیجتے رہو۔" پھر ان لوگوں نے یہ آیت پڑھی اور حضرت رسُولِ خدا پر صلوٰۃ بھیجی اور باہر چلے گئے یہاں تک کہ اہل مدینہ اور مدینہ کے اطراف کے لوگوں نے صلوات بھیجی۔

شیخ طبرسی نے حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ دس دس افراد داخل ہوتے تھے اور آنحضرتؐ پر بغیر امام کے نماز پڑھتے تھے۔ اسی طرح تمام دن دوشنبہ کا اور سہ شنبہ کی رات صبح تک اور سہ شنبہ کا تمام دن شام تک مدینہ اور اطراف مدینہ کے ہر خورد و بزرگ اور مردوں اور عورتوں نے آنحضرتؐ پر نماز پڑھی۔

کلینی نے بسند معتبر امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

[1] مؤلف فرماتے ہیں کہ اُن حدیثوں سے جو گزریں کہ جبرئیلؑ نے فرمایا کہ آئندہ زمین پر نازل نہ ہوں گا شاید یہ مُراد ہو کہ میں وحی لے کر نازل نہ ہوں گا تاکہ یہ حدیثیں اُن کے برعکس نہ ہوں اور یہ بھی احتمال ہے کہ جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد زمین پر نہ آئے ہوں اور ہوا پر یہ اُمور انجام دیئے ہوں۔ ۱۲ (واللہ تعالیٰ یعلم)

آنحضرتؐ پر دس دس کا نماز پڑھنا۔

رحلت فرمائی آپ پر تمام فرشتوں نے اور مہاجرین و انصار نے قطار در قطار نماز پڑھی۔ امیرالمومنینؑ فرماتے ہیں کہ جناب رسُولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صحت کی حالت میں فرماتے تھے کہ یہ آیت (اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ الخ) میری وفات کے بعد مجھ پر نماز پڑھنے کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔

شیخ طوسی نے اُنہی حضرتؑ سے بسند صحیح روایت کی ہے کہ جب امیرالمومنینؑ نے جناب رسُولِ خدا کو غسل دیا تو کپڑا آنجنابؐ کے روئے اقدس پر ڈال دیا اور گھر میں چھوڑ دیا۔ تو جو گروہ بھی داخل ہوتا تھا وہ حضرتؐ کے گرد کھڑا ہو کر آپؐ پر صلوات بھیجتا اور حضرتؐ کے لیئے دُعا کرتا اور باہر آجاتا۔ جب سب فارغ ہو

جملہ حقوق دائمی بحق ناشر محفوظ ہیں

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ

اصطفیٰ

ترجمہ اُردُو

حیات القلوب

جلد دوم

مؤلفہ:- علّامہ مجلسی علیہ الرحمہ

مترجمہ:- مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری

RADDE RAFIZIYAT